

آسان

# تسیر المنطق

مؤلف

مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب گنج گوی

بہاشتہ نقیہ

حضرت حکیم الامت مولانا امجد علی دہلوی

بہاشتہ جدیدہ

حضرت مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی

تسریل و تشریح

استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول

حضرت مولانا غلام رسول صاحب حفظہ اللہ

استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

مکتبہ رحمتہ مبینہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0333-1450412-0300-6175026





## ﴿حرف اول﴾

### آسان تیسیر المنطق :-

محترم قارئین کرام..... ”تیسیر المنطق“ حضرت العلام مولانا محمد عبد اللہ صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیف کردہ منطقی اصطلاحات پر مشتمل ایک عمدہ مفید رسالہ ہے جو وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے ثانیہ عامہ کے نصاب میں داخل ہے سالہا سال سے مدارس عربیہ میں شامل درس ہے لیکن قدیم اردو زبان ہونے کی وجہ سے اور تمارین کے اجمال کے سبب سے طلباء کیلئے اس سے استفادہ مشکل ہے، بندہ نے اسکی تسہیل کی ہے اور اس میں مفید اضافے کیے ہیں اصطلاحات کو آسان اور جامع الفاظ میں لکھا ہے۔

۱۔ اصل کتاب ”تیسیر المنطق“ میں بہت سی اصطلاحات کی تعریفات قدیم اردو میں تھیں..... بندہ نے ان کو سلیس اردو میں تحریر کر دیا ہے.....

۲۔ تمارین کی غرض کو سمجھنا مشکل تھا..... بندہ نے ان کو عربی الفاظ میں آسان کر کے لکھ دیا ہے..... البتہ تمارین کا جواب تحریر نہیں کیا کیونکہ یہ کام استاذ یا طالب علم نے خود کرنا ہے.....

۳۔ اصطلاحات اور تمارین کی تمام مثالیں اردو میں تھیں..... بندہ نے ان کو عربی میں لکھ دیا ہے کیونکہ ایسا غوجی اور مرقات میں بھی وہ مثالیں عربی میں لکھی ہوئی ہیں.....

۴۔ کچھ اصطلاحات کتاب میں نہیں تھیں اور وہ ایسا غوجی اور مرقات میں عربی زبان میں ہیں..... بندہ نے ان کو آسان اردو میں لکھ دیا ہے.....

مثلاً قضیہ، حقیقیہ، خارجیہ، موجهات، اور معدولات کو اس میں شامل کر دیا ہے

۵۔ اصل کتاب میں صرف شکل اول کا ذکر ہے اس کی شرائط مذکورہ میں ہیں اور  
باقی اقسام بھی متروک ہیں..... بندہ نے چاروں اشکال مع شرائط انتاج  
وامثلہ نقشہ کی صورت میں لکھ دی ہیں.....

امید ہے کہ یہ کتاب اصطلاحات منطقیہ، سمجھانے میں طلباء کیلئے مدد و معاون  
ثابت ہوگی، اور مقدور بھر کوشش کی گئی ہے کہ یہ ہر طرح کی غلطی سے محفوظ ہو، مگر انسان خطا کار  
ہے اس میں غلطی کا امکان موجود ہے، جو احباب غلطی پر مطلع ہوں تو بندہ کو اطلاع فرما کر عند اللہ  
مأجور ہوں، اور ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ان اغلاط کا ازالہ کیا جائے گا۔

محترم قارئین کرام..... بڑی نا انصافی ہوگی اگر میں اپنی دعاؤں میں بھول  
جاؤں محترم و مکرم حضرت مولانا غلام شبیر صاحب رحمہ اللہ فاضل دارالعلوم عید گاہ کبیر والا و استاذ  
الحدیث جامعہ فاروق اعظم جھنگ روڈ فیصل آباد کو جن کی محنت اور خلوص بھری دعاؤں کا ثمرہ  
ہے کہ میری جملہ شروحات زیور طباعت سے مزین ہو کر منصفہ شہود پر آنا شروع ہوئی ہیں، اور  
انہوں نے میرا رابطہ مرتب شروحات احادیث و تفاسیر القرآن عزیزم مولانا حکیم ضیاء الرحمن  
ناصر صاحب سردار پوری رحمہ اللہ سے کرایا اور انہوں نے اپنے ذوق ترتیب و طباعت کے ساتھ  
میری اس کاوش کا انداز بیان نکھار دیا..... گویا کہ منطق پڑھنے والے طلباء ان جملوں کو  
جب یاد کریں گے تو ان کو ایسے لگے گا کہ جیسے کسی خطیب کے خطیبانہ شہہ پارے یاد کر رہے  
ہیں.....

اللہ تعالیٰ عزیزم مولانا حکیم مفتی ضیاء الرحمن ناصر صاحب رحمہ اللہ کو دین اسلام کی  
اشاعت و ترویج میں قبول فرمائے، اور انکی اولاد کو بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے  
کی توفیق نصیب فرمائے انکے والدین کریمین کو جزائے خیر سے نوازے، اور انکے روحانی  
والدین حضرات استاذہ ع کرام کو میرے سمیت اپنے فضل و کرم سے اپنی خاص رحمتوں

برکتوں سے نوازے اور جو دنیا سے کوچ کر گئے انکی مغفرت فرمائے اور انکی  
 بلندی نصیب کرے انکی قبور کو جنت کے باغات بنادے، انکی سیئات کو حسنات سے بدل  
 کر اپنے قرب اعلیٰ مقام نصیب کرے آمین ثم آمین.....

آخر میں ان طلباء کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے معاملہ میں کسی بھی  
 طرح کا میرے ساتھ تعاون کیا، اللہ پاک ان کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے، اور اللہ  
 تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ پاک میری اس حقیر سی کوشش کو اپنی بارگاہ جلیلہ میں قبول  
 فرما کر میری آل اولاد کو اپنی خاص برکتوں سے مالا مال کر کے انکی زندگیاں دین اسلام کی  
 خدمت کیلئے قبول فرمائے اور ہمارے لیے باعث تسکین بنائے، اور بالخصوص میرے  
 اساتذہ کرام کے درجات بلند فرمائے جن کی تربیت اور دعاؤں کا یہ اثر ہے کہ بندہ پڑھنے  
 پڑھانے کے لائق ہوا..... اللہ پاک میرے ان بزرگ اکابرین دین کو جنت الفردوس  
 کے اعلیٰ مقام میں جگہ نصیب فرمائے اور مجھے انکے نقش قدم پر ثابت قدم رکھے۔ میری زندگی  
 کی آخری بہاریں اپنے ہی دین کیلئے اور اپنے محبوب ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں  
 قبول کرے آمین ثم آمین.....

خادم طلباء و علماء

(حضرت مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ)

استاذ الحدیث و مدرس جامعہ اسلامیہ اہلیہ گلشن امداد ستیانہ روڈ فیصل آباد

# ﴿آسان تیسرا المنطق﴾

.....سبق (۱) اوّل.....

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ • اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ • وَالصَّلٰوةُ  
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْعَرَمَلِیْنَ • سُبْحٰنَا مُحَمَّدٌ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ  
اَجْمَعِیْنَ • اَمَّا بَعْدُ • عَزَّ وَجَلَّ • کرام، بعد از حمد و صلوٰۃ پہلے علم منطق کی تعریف اور اس کی  
اقسام بیان کی جاتی ہیں، لہذا خوب توجہ اور بیدار ذوق سے یاد فرمائیں۔ اگر آپ  
نے بیداری کا ثبوت دیا تو ان شاء اللہ مایہ خوبی، مرقعات، قطعی تک پریشانی نہیں آئے گی بلکہ آپ  
حضرات بھی مصطفیٰ را مغز باشد چوں شہاں کے صدق بن جائیں گے  
علم کی تعریف:-

علم کا معنی ہے کسی چیز کی صورت کا عقل میں آنا۔ جیسے کسی نے لفظ زید بولا اور  
تمہارے ذہن میں اس کی صورت آگئی۔ تو اس کی صورت کا ذہن میں آنا، زید کا علم ہے۔

## ﴿اقسام علم﴾

علم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تصور (۲) تصدیق

تصور:-

وہ علم ہے کہ جس میں کسی چیز کے ثبوت یا نفی کا حکم نہ لگایا گیا ہو۔ جیسے ہم زید کا  
تصور کریں اور اس پر کاتب یا غیر کاتب ہونے کا حکم نہ لگائیں۔

تصدیق:-

وہ علم ہے جس میں کسی چیز کے ثبوت یا نفی کا حکم بھی لگایا گیا ہو۔ جیسے ہم کہیں زید کاتب ہے یا زید کاتب نہیں ہے۔

### ﴿سوالات﴾

درج ذیل مثالوں میں غور کر کے بتائیں کہ تصور کون ہے اور تصدیق کون؟

- (۱) زید کا گھوڑا ، (۲) عمرو کی بیٹی ، (۳) عمرو زید کا غلام ہے ،
- (۴) بکر خالد کا بیٹا ہوگا (۵) سرد پانی (۶) محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں
- (۷) جنت حق ہے (۸) دوزخ کا عذاب (۹) قبر کا عذاب حق ہے۔ (۱۰) مکہ معظمہ۔

.....سبق (۲) دوم.....

### ﴿تصور و تصدیق کی قسمیں﴾

پھر تصور اور تصدیق میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں..... بدیہی اور نظری..... اس طرح کل چار قسمیں ہو گئیں.....

- |                          |                     |
|--------------------------|---------------------|
| (۱)..... تصور بدیہی      | (۲)..... تصور نظری  |
| (۳)..... اور تصدیق بدیہی | (۴)..... تصدیق نظری |

تصور بدیہی:-

تصور بدیہی وہ علم ہے..... جس میں غور و فکر اور شے کی تعریف بتانے کی ضرورت نہ ہو جیسے سردی، گرمی اور آگ پانی کا تصور۔

تصور نظری:-

تصور نظری وہ علم ہے..... جس میں غور و فکر اور شے کی تعریف بتانے کی

ضرورت ہو جیسے فرشتہ اور جن بھوت کا تصور۔

تصدیق بدیہی:-

تصدیق بدیہی وہ علم ہے..... جو غور و فکر اور دلیل کے بغیر حاصل ہو جائے جیسے دو، چار کا نصف ہے اور ایک، چار کا چوتھائی ہے۔ اس پر دلیل دینے کی ضرورت نہیں

تصدیق نظری:-

تصدیق نظری وہ علم ہے..... جو غور و فکر اور دلیل سے حاصل ہو جیسے پریاں موجود ہیں (دلیل دینی پڑے گی) زمین گول ہے۔ اس پر دلیل دینی پڑے گی۔

### ﴿سوالات﴾

درج ذیل مثالوں میں بتائیں کہ تصور و تصدیق کس قسم کا ہے؟

- (۱) پل صراط کا تصور
- (۲) جنت کا تصور
- (۳) قبر کے عذاب کا تصور
- (۴) چاند کا تصور
- (۵) آسمان کا تصور
- (۶) دوزخ موجود ہے کی تصدیق
- (۷) اعمال کی ترازو کا تصور
- (۸) جنت کے خزانوں کا تصور
- (۹) عمرو کا بیٹا کھڑا ہے کی تصدیق
- (۱۰) کوثر جنت کی حوض ہے کی تصدیق
- (۱۱) آفتاب روشن ہے کی تصدیق

## .....سبق (۳) سوم.....

﴿ منطق کی، نظر و فکر، تعریف، موضوع اور غرض و غایت ﴾

نظر و فکر:-

نظر و فکر کا مطلب ہے کہ معلومات تصویر یہ اور معلومات تصدیقیہ کو ترتیب دینا تاکہ ان سے مجہول تصویر یا مجہول تصدیقی کا علم حاصل ہو جائے ”ترتیب امور معلومہ لتادی الی المجہول“ یعنی معلوم امور کو ترتیب دینا تاکہ مجہول شیء کا علم حاصل ہو جائے..... معلومات تصویر یہ کو معرف اور قول شارح بھی کہتے ہیں اور معلومات تصدیقیہ کو حجت اور دلیل بھی کہتے ہیں۔

معلومات تصویر یہ کی مثال:-

جیسے تمہیں انسان کے بارے میں دو چیزوں کا علم ہے

(۱)..... ایک یہ کہ وہ حیوان (جاندار) ہے

(۲)..... اور وہ یہ کہ وہ ناطق ہے تو حیوان اور ناطق ہونا معلومات تصویر یہ ہیں اب ان کو

ترتیب دیا کہ حیوان کو پہلے رکھا کیونکہ وہ جنس ہے اور ناطق کو بعد میں رکھا کیونکہ یہ فصل ہے اور کہا حیوان ناطق۔ تو یہ انسان کی نظر و فکر ہے اس ترتیب سے ایک نامعلوم چیز یعنی انسان کی حقیقت کا علم ہو گیا۔

معلومات تصدیقیہ کی مثال:-

جیسے آپ کو عالم (جہان) کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ متغیر ہے اور یہ بھی معلوم



ہے کہ ہر متغیر چیز حادث (قائم ہونے والی) ہے تو ان دونوں کو ملا کر یوں کہا.....  
 ”الْعَالَمُ مُتَغَيِّرٌ وَكُلُّ مُتَغَيِّرٍ حَادِثٌ“ تو یہ نظر و فکر ہے اس ترتیب سے ایک نامعلوم  
 چیز (عالم کا حادث ہونا) معلوم ہو گیا۔

منطق کی تعریف:-

هُوَ آلَةٌ قَانُونِيَّةٌ تَعْصِمُ مَرَاغَاتِهَا الذِّهْنَ عَنِ الْخَطَا فِي الْفِكْرِ.....  
 منطق ایسا قانونی آلہ ہے جسکی رعایت رکھنا ذہن کو فکر کی غلطی سے بچاتا ہے۔

منطق کا موضوع:

منطق کا موضوع معلومات تصوریہ اور معلومات تصدیقیہ ہیں، اس حیثیت سے  
 کہ ان سے مجہولات تصوریہ یا مجہولات تصدیقیہ تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

منطق کی غرض و غایت:-

صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَا فِي الْفِكْرِ ”یعنی فکر کی غلطی سے ذہن کو محفوظ  
 رکھنا“ منطق سمجھنے سے انسان فکر کی غلطی سے محفوظ رہتا ہے۔

### ﴿سوالات﴾

- (۱) فکر اور نظر کی تعریف بتاؤ۔ (۲) منطق کی تعریف کرو۔
- (۳) منطق کی غرض و غایت کیا ہے؟ (۴) منطق کا موضوع کیا ہے۔



.....سبق (۴) چہارم.....

## ﴿ دلالت اور وضع کی تعریف اور دلالت کی اقسام ﴾

دلالت کی تعریف :-

کسی چیز کا خود بخود قدرتی طور پر یا کسی کے مقرر کردینے سے ایسا ہونا کہ اس کے علم سے دوسری نامعلوم شے کا علم ہو جائے، دلالت کہلاتا ہے جیسے دھوئیں کو دیکھنے سے آگ کا علم ہو جانا، چمکی شے جس سے علم ہوا ہے اس کو دال کہتے ہیں اور دوسری شے جس کا علم ہوا ہے اس کو مدلول کہتے ہیں پس دھواں دال اور آگ مدلول ہے۔

وضع کی تعریف :-

ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ اس طرح خاص کر دینا، یا اس کیلئے مقرر کر دینا کہ اس سے دوسری شے کا علم ہو جائے جیسے لفظ چاقو، کہ اس کو دستہ اور پھالے کے مجموعہ کیلئے مقرر کیا گیا ہے کہ جب بھی لفظ چاقو، کان میں پڑتا ہے تو فوراً دستہ اور پھالا کا مجموعہ سمجھ میں آتا ہے..... چمکی چیز جس کو خاص کیا گیا ہے اسے موضوع کہتے ہیں..... اور دوسری چیز جس کیلئے خاص کیا گیا ہے اس کو موضوع لہ کہتے ہیں۔

دلالت کی قسمیں :-

دال کے اعتبار سے دلالت کی دو قسمیں ہیں دلالت لفظیہ، دلالت غیر لفظیہ۔ اگر





کے بعد۔

دلالت غیر لفظی ہے۔

دلالت غیر لفظی ہے وہ دلالت ہے جس میں دال غیر لفظ ہو اور

دلالت وضع کی ہے وہ ہے جسے دلوں پر لگے ہوئے نکل کے تھروں کی دلالت نکل ہو یا  
سرخ جھنڈی پٹے کی دلالت دال کے ظہور آنے پر۔

دلالت غیر لفظی طبعی ہے۔

دلالت غیر لفظی طبعی وہ دلالت ہے جس میں دال، غیر لفظ ہو اور

دلالت طبعیت کے تقاضے کی ہے وہ ہے جسے گھوڑے کے ہنہانے کی دلالت گھاس  
دانے کی طلب ہے۔ یا جنس کے تیز چلنے کی دلالت، بخار ہے۔

دلالت غیر لفظی عقلی ہے۔

دلالت غیر لفظی عقلی وہ دلالت ہے جس میں دال، غیر لفظ ہو اور

دلالت عقل کی ہے وہ ہے جسے دلوں کی دلالت ہانگ ہے۔

### ﴿سوالات﴾

(۱) دلالت کی تعریف کریں (۲) وضع کی تعریف کریں

(۳) دلالت لفظی اور غیر لفظی کی تعریف اور ان دلوں کی قسمیں بیان کریں؟

امثلہ ذیل میں غور کر کے بتاؤ کہ کونسی دلالت ہے۔ اور یہ بھی بتاؤ کہ دال

کون ہے اور مدلول کیا ہے؟

(۱) سر کے ہلانے کی دلالت کسی چیز کے قریب یا دور ہے۔

(۲) سرخ جھنڈی کے ہلانے کی دلالت دال کے ظہور آنے پر ہے۔

- (۳) تار کے کھٹکے کی آواز کی دلالت تار کے مضمون پر.....
- (۴) قلم، جھنٹی، مدرسہ، زید، انسان وغیرہ الفاظ کی دلالت اپنے اپنے مدلولات پر اور اسی طرح میچ کی ٹون کی دلالت میچ کے آنے پر.....
- (۵) دھوپ کی دلالت آفتاب پر.....
- (۶) آہ اور اُوہ کی دلالت سینے کے درد اور تکلیف پر.....

.....سبق (۵) پنجم.....

## ﴿ دلالت لفظیہ وضعیہ کی قسمیں ﴾

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ..... دلالت مطابقی

(۲) ..... دلالت تفسیمی

(۳) ..... دلالت التزامی

دلالت مطابقی :-

دلالت مطابقی یہ ہے کہ ..... لفظ، اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت، حیوان ناطق کے مجموعہ پر۔  
دلالت تفسیمی :-

دلالت تفسیمی یہ ہے کہ ..... لفظ، اپنے معنی موضوع لہ کے جزء پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت، صرف حیوان پر یا صرف ناطق پر۔  
دلالت التزامی :-

دلالت التزامی یہ ہے کہ ..... لفظ، اپنے معنی موضوع لہ کے لازم خارج پر دلالت کرے (یعنی ایسے معنی پر دلالت کرے جو معنی موضوع لہ کو لازم ہو لیکن اس سے خارج ہو) جیسے انسان کی دلالت، لکھے والا ہونے پر یا قابل علم ہونے پر



## ﴿سوالات﴾

ذیل میں دال اور مدلول لکھے جاتے ہیں ان میں دلالت کی قسمیں بتاؤ۔

(۱) نابینا کی دلالت آنکھ پر، (۲) لنگڑا کی دلالت ٹانگ پر،

(۳) درخت کی دلالت شاخوں پر، (۴) کھانا کی دلالت ناک پر،

(۵) ہدایہ کی دلالت کتاب الصوم پر، (۶) ہدایہ الخو کی دلالت مقصداول پر، (۷)

چاقو کی دلالت اس کے دستہ پر،

## .....سبق (۶) ششم.....

### ﴿ مفرد اور مرکب کا بیان ﴾

جو لفظ، اپنے معنی پر دلالت مطابقی کے ساتھ دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔

مفرد:-

وہ لفظ ہے جس کے جزء سے اس کے معنی کے جزء پر دلالت مقصود نہ ہو جیسے لفظ زید بول کر اس کی ذات مراد لی جائے.....

اور مفرد کے پائے جانے کی صورتیں چار ہیں.....

۱:- لفظ کا جزء نہ ہو..... جیسے ہمزہ استفہام۔

۲:- لفظ کا جزء ہو..... مگر معنی دار نہ ہو جیسے زید کہ زہی، د کے کچھ معنی نہیں۔

۳:- لفظ کا جزء ہو اور معنی دار بھی ہو..... لیکن جو معنی تم کو مقصود ہے ان پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے لفظ عبد اللہ کسی کا نام ہو (کہ عبد اور اللہ اس کے معنی دار

جزء ہیں لیکن جس شخص کا یہ نام ہے اس کے جزء پر دلالت نہیں کرتے۔

۴:- لفظ کا جزء معنی دار ہو اور جو معنی تم کو مقصود ہے اسکے جزء پر بھی دلالت کرے..... لیکن اس دلالت کا تم نے ارادہ نہ کیا ہو جیسے حیوان ناطق کسی شخص کا نام رکھ

دیں تو اس وقت حیوان کی دلالت جاندار ہونے پر اور ناطق کی دلالت، عقل والا ہونے پر ہے لیکن نام ہونے کی حالت میں یہ دلالت مقصود نہیں ہوتی۔

## ﴿ مفرد کی قسمیں ﴾

مفرد کی تین قسمیں ہیں۔ اسم..... کلمہ..... اداة.....

اسم کی تعریف:-

اسم وہ لفظ مفرد ہے جو مستقل معنی رکھتا ہو یعنی اس کا معنی سمجھنے کیلئے دوسرے لفظ کو ملانے کی ضرورت نہ ہو اور کسی زمانہ پر دلالت نہ کرے جیسے زید، عمرو، بکر۔

کلمہ کی تعریف:-

کلمہ وہ لفظ مفرد ہے جو مستقل معنی رکھتا ہو اور کسی زمانہ پر دلالت نہ کرے جیسے ضَرْبُ بَ، أَكَلٌ، صَلَّى نَحْوِی اس کو فعل کہتے ہیں۔

اداة کی تعریف:-

اداة، وہ لفظ مفرد ہے..... جو مستقل معنی نہ رکھتا ہو یعنی اس کا معنی، دوسرا کلمہ ملانے بغیر سمجھ میں نہ آئے جیسے مِنْ، إِلَى۔

## ﴿ اسم کی قسمیں ﴾

اسم کی سات قسمیں ہیں..... معنی واحد ہونے کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں

علم، کلی متواطی، کلی مشکک..... اور معنی کثیر ہونے کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں

(۱)..... مشترک (۲)..... منقول (۳)..... حقیقت (۴)..... مجاز

(۱)..... علم:-

علم وہ اسم ہے..... جس کا معنی ایک ہو اور متعین ہو جیسے زید، عمرو، بکر۔

(۲)..... متواطی:-



متواطی وہ اسم ہے..... جس کا معنی واحد کلی ہو اور اس معنی کلی کا صدق، اپنے تمام افراد پر برابر ہو جیسے انسان کہ یہ اپنے تمام افراد پر مساوی طور پر صادق ہے (۳)..... مشکلک :-

مشکلک وہ اسم ہے..... جس کا معنی واحد کلی ہو اور اس معنی کلی کا صدق، اپنے افراد پر برابر نہ ہو جیسے ”ایض“ اور ”امسود“ کہ یہ دونوں اپنے افراد پر مساوی طور پر صادق نہیں، بعض چیزیں زیادہ سفید ہوتی ہیں اور بعض کم اور یہی حال سیاہی کا ہے (۱)..... مشترک :-

مشترک وہ اسم ہے..... جس کے معنی کثیر ہوں اور ہر ایک معنی کیلئے علیحدہ علیحدہ وضع کیا گیا ہو جیسے لفظ، عین، کہ اس کے بہت سے معنی ہیں آنکھ، چشمہ، زانو، سونا، ذات، اور یہ ان سب معانی کیلئے علیحدہ علیحدہ وضع کیا گیا ہے۔ (۲)..... منقول :-

منقول وہ اسم ہے..... جو ایک معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو اور استعمال دوسرے معنی میں ہونے لگا ہو اور اس معنی میں وہ مشہور بھی ہو گیا ہو۔

### ﴿منقول کی اقسام﴾

ناقل کے اعتبار سے منقول کی تین قسمیں ہیں.....

(۱)..... منقول شرعی (۲)..... منقول عربی (۳)..... منقول اصطلاحی

منقول شرعی :-

منقول شرعی وہ ہے..... جس کا ناقل شارع ہو جیسے لفظ، صلوٰۃ، اور، صوم، کہ صلوٰۃ کا پہلا معنی، دعا ہے لیکن شریعت نے اسکو نقل کر دیا نماز کی طرف، اسی طرح، صوم، کا پہلا

معنی امساک (رکنا) ہے لیکن شریعت نے اسکو نقل کر دیا روزہ کے معنی کی طرف منقول عربی :-

منقول عربی وہ ہے..... جس کے ناقل، عام لوگ ہوں جیسے لفظ، دابہ، کہ یہ ہر جاندار کیلئے وضع کیا گیا تھا بعد میں چوپایہ کے معنی میں استعمال کرنے لگے۔

منقول اصطلاحی :-

منقول اصطلاحی وہ ہے..... جس کو کسی خاص جماعت نے نقل کیا ہو جیسے لفظ فعل کہ لغت میں اس کا معنی ہے کام۔ بعد میں نحو یوں نے اس کو نقل کر دیا اس کلمہ کی طرف جو مستقل معنی رکھتا ہو اور کسی زمانہ پر دلالت کرتا ہو۔

۳۰ :- حقیقت :-

حقیقت وہ اسم ہے..... جو جس معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو اسی میں استعمال کیا جائے جیسے لفظ اسد بول کر شیر درندہ مراد لیا جائے کہ لفظ اسد، شیر کیلئے وضع کیا گیا ہے اور یہی معنی مراد بھی ہے

۳۱ :- مجاز :-

مجاز وہ اسم ہے..... جو جس معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو اس کے علاوہ معنی میں استعمال کیا جائے جیسے لفظ اسد بول کر بہادر آدمی مراد لیا جائے۔

مرکب :-

مرکب وہ لفظ ہے..... جسکے جزء کی دلالت، معنی مرادی کے جزء پر مقصود ہو (جزء لفظ کی دلالت، جزء معنی پر مقصود ہو) جیسے زید قائم، رامی الحجارة۔

مرکب کیلئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے

۱.....لفظ کا جزء ہو، ۲.....معنی کا جزء ہو،

۳.....لفظ کا جزء، معنی کے جزء پر دلالت کرے،

۴.....یہ دلالت مقصود ہو، اگر ان چار میں سے ایک بھی کم ہو تو مفرد ہو جائیگا۔

### ﴿ مرکب کی اقسام ﴾

مرکب کی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب تام (۲) مرکب ناقص  
مرکب تام:-

مرکب تام یہ وہ مرکب ہے.....کہ جب اس کا بولنے والا خاموش ہو جائے تو  
سننے والے کو کسی خبر یا کسی چیز کی طلب کا فائدہ حاصل ہو جیسے ”غضب زید“  
ورایت بالماء“ مرکب تام کو مرکب مفید بھی کہتے ہیں۔

### ﴿ مرکب تام کی اقسام ﴾

مرکب تام کی دو قسمیں ہیں۔ خبر اور انشاء.....

خبر:-

خبر وہ مرکب تام ہے.....جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے

زید عاقل“

انشاء:-

انشاء وہ مرکب تام ہے.....جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں  
.....جیسے اِضْرِبْ لَا تَضْرِبْ“ وغیرہ.....انشاء کی دس قسمیں ہیں جو آپ  
حضرات علم النحو میں بھی پڑھ چکے ہیں.....

(۱).....امر (۲).....نہی (۳).....استفہام

(۴).....تمنی (۵).....توہمی (۶).....عقود



(۷) ..... عرض (۸) ..... نداء (۹) ..... قسم

(۱۰) ..... تعجب

مرکب ناقص :-

مرکب ناقص یہ وہ مرکب ہے..... جس کا بولنے والا جب خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو جیسے ”غلام زید، احد عشر“ وغیرہ۔  
مرکب ناقص کی دو قسمیں ہیں.....

(۱)..... مرکب تقیدی (۲)..... مرکب غیر تقیدی

مرکب تقیدی :-

مرکب تقیدی وہ مرکب ناقص ہے..... جس میں دوسرا جزء پہلے جزء کیلئے قید ہو..... جیسے غلام زید، ضارب عمرو، الرجل الصالح۔  
مرکب غیر تقیدی :-

مرکب غیر تقیدی وہ مرکب ناقص ہے..... جس میں دوسرا جزء پہلے جزء کیلئے قید نہ ہو..... جیسے بعلک احد عشر

### ﴿سوالات﴾

- (۱) مرکب کے پائے جانے کی کتنی شرطیں ہیں؟
- (۲) مفرد کے پائے جانے کی کتنی صورتیں ہیں؟
- (۳) اسم، کلمہ اور اداۃ کی تعریف کیجئے۔
- (۴) عزیز طلباء کرام..... مفرد کی سات قسمیں ہیں..... جو آپ حضرات نے پڑھی ہیں ان سب کی تعریف اور مثال بیان کیجئے۔

- (۵) مرکب کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کیجئے۔
- (۶) مرکب تام اور ناقص کس کو کہتے ہیں؟
- (۷) اور ہر ایک کی کتنی قسمیں ہیں؟ ..... انکی تعریف اور مثالیں بیان کیجئے۔
- (۸) ذیل کی مثالوں میں بتائیے کہ ان میں کون مرکب ہے۔  
 اور کون مرکب ہے؟.....  
 اگر مرکب ہے تو اس کی کون سی قسم ہے؟.....
- اللہ جل جلالہ..... رسول..... فرشتہ..... بنف..... درخ  
 صلوٰۃ..... صوم..... ام..... خالد آیا..... عمار کیا  
 خانہ کعبہ مکہ المکرمہ میں ہے..... مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ میں ہے  
 ماں باپ کا کہنا مانو..... بڑوں کا ادب کرو..... مچھلوں پر شفقت کرو  
 کسی کو تکلیف نہ دو..... پڑوسی کو مت ستاؤ..... اللہ تعالیٰ کا بندہ  
 محمد کریم ﷺ کا امتی..... اساتذہ کا فرمانبردار..... نیک بنو اور بنات  
 عرفات میں مزدلفہ ہے..... جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں ہے۔



## .....سبق (۷) ہفتم.....

### ﴿کلی اور جزئی کا بیان﴾

مفہوم..... (یعنی جو چیز ذہن میں آتی ہے) کی دو قسمیں ہیں کلی و جزئی

جزئی:-

جزئی وہ مفہوم ہے..... جس میں شرکت نہ ہو سکے یعنی ایک معین شے پر صادق آئے جیسے زید کہ ایک معین شخص کا نام ہے۔

کلی:-

کلی وہ مفہوم ہے..... جس میں شرکت ہو سکے یعنی بہت سے افراد پر صادق آئے جیسے حیوان، انسان۔

فائدہ:-

کلی جن چیزوں پر صادق آتی ہے ان کو اس کلی کے افراد اور جزئیات کہتے ہیں۔

### ﴿سوالات﴾

مندرجہ ذیل مسئلہ میں غور کر کے بتاؤ کہ کون کلی ہے اور کون جزئی؟

فوس..... غنم..... غنمی..... غلام زید..... شمس

ہذا الشمس..... سماء..... ہذا السماء..... الرءاء الابيض

ہذا القميص..... کوکب..... جدار..... هذا المسجد

هذا الماء..... قلمی.....

## .....سبق (۸) ہشتم.....

### ﴿حقیقت و ماہیت کی بحث اور کلی کی قسمیں﴾

حقیقت یا ماہیت :-

حقیقت یا ماہیت کسی شے کی وہ چیزیں ہیں..... جن سے مل کر وہ شے بنے اور اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہ ہو تو وہ شے موجود نہ ہو جیسے حیوان ناطق کہ یہ انسان کی حقیقت و ماہیت ہے.....

فائدہ :-

جو چیزیں ، حقیقت کے ماسوا ہیں وہ شے کے عوارض کہلاتے ہیں.....  
مثلاً انسان کے اندر کالا، گورا، عالم و جال ہونا انسان کے عوارض ہیں کہ ان پر انسان کا وجود موقوف نہیں ہے.....

### ﴿کلی کی اقسام﴾

کلی کی ابتداء دو قسمیں ہیں۔ (۱)..... کلی ذاتی (۲)..... کلی عرضی

کلی ذاتی :-

کلی ذاتی وہ کلی ہے..... جو اپنی ماتحت جزئیات کی پوری حقیقت یا پوری حقیقت کا جزء ہو..... جیسے انسان کہ یہ اپنی جزئیات زید، عمرو، بکر کی پوری حقیقت ہے..... اسی طرح حیوان کہ یہ اپنی جزئیات انسان، بقر، غنم کی حقیقت کا جزء ہے (کیونکہ انسان کی حقیقت حیوان ناطق ہے بقر کی حقیقت حیوان ذو خوار ہے اور غنم کی حقیقت حیوان ذو رعاء ہے پس حیوان ان سب کی حقیقت کا جزء ہے)

کلی عرضی :-

کلی عرضی وہ کلی ہے..... جو اپنی ماتحت جزئیات کی نہ پوری حقیقت ہو  
اور نہ حقیقت کا جزء ہو بلکہ حقیقت سے خارج ہو..... جیسے ”صاحك“ انسان کیلئے  
کلی عرضی ہے کہ نہ اسکی عین حقیقت ہے اور نہ حقیقت کا جزء ہے بلکہ اس کی حقیقت سے  
خارج ہے.....

### ﴿سوالات﴾

درج ذیل اشیاء میں بتاؤ کہ کون سی کلی کس کیلئے ذاتی اور عرضی ہے؟

(۱) الْجِسْمُ النَّامِي (۲) شَجَرَةُ الرُّمَّان (۳) الرُّمَّانُ الْحُلُوّ

(۴) الرُّمَّانُ الْأَحْمَر (۵) الْحَيَوَان (۶) الْفَرَس

(۷) الْفَرَسُ الْقَوِي (۸) الْمَسْجِدُ الْوَاسِع (۹) الْحَجَرُ الصَّلْب

(۱۰) الْحَلِيد (۱۱) الْمَشَقَط (چاقو) (۱۲) السِّيف

(۱۳) السِّيفُ الْحَاد (۱۴) الْمَشَقَطُ الْحَاد (تیز چاقو)

.....سبق (۹) نم.....

### ﴿کلی ذاتی اور عرضی کی قسمیں﴾

کلی ذاتی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)..... جنس (۲)..... نوع

(۳)..... فصل

جنس :-



جنس وہ کلی ذاتی ہے..... جو ایسے افراد پر بولی جائے جن کی حقیقتیں مختلف ہوں جیسے حیوان، جسم نامی، جسم مطلق وغیرہ..... جنس ”ماہو“ کے جواب میں شرکت اور خصوصیت دونوں کے اعتبار سے واقع ہوتی ہے

نوع:-

نوع وہ کلی ذاتی ہے..... جو ایسے افراد پر بولی جائے جن کی حقیقت ایک ہو جیسے انسان کہ یہ زید، عمر و بکر وغیرہ پر بولا جاتا ہے اور ان سب کی حقیقت ایک ہے..... نوع، ”ماہو“ کے جواب میں صرف خصوصیت کے اعتبار سے واقع ہوتی ہے..... نوع کی دو قسمیں ہیں.....

(۱) متعدد الاشخاص فی الخارج

(۲) غیر متعدد الاشخاص فی الخارج

فصل:-

فصل وہ کلی ذاتی ہے..... جو ایسے افراد پر بولی جائے جنکی حقیقت ایک ہو اور وہ اس حقیقت کو دوسری حقیقتوں سے جدا کر دے..... جیسے ناطق کہ یہ انسان کی فصل ہے کہ یہ زید، عمر و بکر وغیرہ پر بولا جاتا ہے اور ان سب افراد کی حقیقت ایک ہے یعنی انسان۔ اور ناطق انسان کو دوسری حقیقتوں بقر، غنم وغیرہ سے جدا کرتا ہے۔  
کلی عرضی کی دو قسمیں ہیں.....

(۱)..... خاصہ (۲)..... عرض عام

خاصہ:-

خاصہ وہ کلی عرضی ہے..... جو فقط ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص

عربی کا مسلم (حصہ اول) ————— احک "انسان کیلئے کہ یہ انسان جو کہ ایک حقیقت ہے اسی  
ہو..... جیسے "ض" کے افراد زید، عمرو بکرو غیرہ کے ساتھ خاص ہے۔

عرض عام:-

عرض عام وہ کلی عرضی ہے..... جو چند مختلف حقیقتوں کے افراد پر صادق  
آئے..... جیسے ماشی (چلنے والا) انسان، بقر، غنم سب کیلئے عرض عام ہے۔  
فائدہ..... پھر عرض کی دو قسمیں ہیں..... عرض لازم، عرض مفارق  
تفصیل بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔..... ان شاء اللہ العزیز.....

### ﴿سوالات﴾

امثلہ ذیل میں دو دو اشیاء لکھی ہیں ان میں غور کر کے یہ بتاؤ کہ اول شئی دوسری  
شئی کیلئے جنس ہے یا نوع یا فصل یا خاصہ یا عرض عام؟

- (۱)..... حیوان فرس کیلئے (۲)..... جسم نامی شجر اور انار کیلئے
- (۳)..... حیوان حساس کیلئے (۴)..... فرس صاہل کیلئے
- (۵)..... انسان کاتب کیلئے (۶)..... انسان قائم کیلئے
- (۷)..... جسم مطلق فرس کیلئے (۸)..... ماشی غنم کیلئے
- (۹)..... ہمارا ناہق کیلئے (۱۰)..... انسان ہندی کیلئے

## .....سبق (۱۰) دہم.....

### ﴿ماہو، کی اصطلاح کا بیان﴾

منطقی لوگ، اپنے محاورات میں کثرت سے ”ماہو“ (کیا ہے یہ) کا لفظ بولتے ہیں اس سے ان کا کیا مقصد ہوتا ہے اس سبق میں یہی بتایا جا رہا ہے.....

منطقی حضرات..... اس سے کسی چیز کی حقیقت و ماہیت معلوم کرنے کیلئے سوال کرتے ہیں کہ یہ چیز اپنی حقیقت اور ماہیت میں کیا ہے۔

مثلاً سوال کیا..... ”ماہو الانسان“ یعنی انسان کی حقیقت کیا ہے.....  
اگر، ماہو، سے سوال ایک شے کو لے کر کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شے کی ماہیت مشخصہ کیا ہے تو جواب میں وہ چیز آئے گی جو اس شے کی ماہیت مشخصہ ہوگی۔

مثلاً سوال کیا..... ”ماہو الانسان“ تو جواب میں حیوان مطلق آئیگا، اور اگر چند چیزوں کو لے کر سوال کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں کی ماہیت مشترکہ بتاؤ تو جواب میں وہ چیز آئیگی جو ان سب چیزوں کے درمیان مشترک ہوگی  
مثلاً سوال کیا..... ”الانسان والبقرة والغنم ماہم“ تو جواب میں حیوان آئیگا، یعنی وہ مشترک جزو بتاؤ کہ جتنے اجزاء ان چیزوں میں مشترک ہیں وہ سب اس میں آجائیں کوئی مشترک جزو اس سے باہر نہ ہو.....

اسی مشترک جزو کو تمام مشترک کہتے ہیں..... مثلاً یوں پوچھا جائے..... ”الانسان والبقرة والغنم ماہم“ تو جواب میں حیوان آئیگا..... کیونکہ

جتنے اجزاء ان چیزوں میں مشترک ہیں.....

مثلاً نامی ہونا، حساس ہونا، اور متحرک بالارادة ہونا، یہ سب حیوان میں پائے جاتے ہیں

کیونکہ حیوان انہی چیزوں کے مجموعے کا نام ہے.....

پس حیوان ہی ان کی پوری حقیقت مشترکہ ہے..... اور اگر ان کے ساتھ حجر کو ملا کر سوال کیا جائے تو جواب جسم نامی ہوگا کیونکہ اس وقت یہی تمام مشترک ہے اور اگر حجر کو بھی ساتھ ملا کر سوال کیا جائے تو جواب جسم ہوگا..... کیونکہ یہی ان کی پوری حقیقت مشترکہ ہے۔

### ﴿سوالات﴾

درج ذیل سوالات کے جوابات بتاؤ۔

- (۱) الفرس والانسان ماہما، (۲) الفرس والغنم ماہما،
- (۳) شجرةالزمان والحجر ماہما، (۴) السماء والارض وزیدماہی،
- (۵) الشمس والقمر والمائع (آم) ماہی، (۶) الباب والعصفورة والحمار ماہی
- (۷) الانسان ماہو، (۸) الفرس ماہو،
- (۹) الحمار ماہو، (۱۰) الغنم والحجر والکوکب ماہم،
- (۱۱) الماء والهواء والحیوان ماہی۔



.....سبق (۱۱) یا زدہم.....

## جنس اور فصل کی قسمیں

جنس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱).....جنس قریب (۲).....جنس بعید

جنس قریب :-

جنس قریب، وہ جنس ہے..... جو اپنے ہر فرد کے جواب میں محمول ہو  
(بولی جائے) جیسے حیوان، انسان، بقر، غنم وغیرہ کیلئے۔

فائدہ..... یا یوں کہہ لیں کہ جنس قریب وہ جنس ہے کہ اس کے افراد میں سے  
جونے دو یا زیادہ افراد کو لے کر سوال کیا جائے تو جواب میں وہی جنس واقع ہو جیسے حیوان کہ  
یہ انسان کی جنس قریب ہے۔

جنس بعید :-

جنس بعید وہ جنس ہے..... جو اپنے ہر فرد کے جواب میں محمول نہ ہو بلکہ بعض  
دوسرے افراد کے جواب میں محمول ہو مثلاً جب صرف انسان اور فرس سے سوال کریں تو جو  
اب حیوان آتا ہے لیکن انسان کے ساتھ شجر ملا کر سوال کریں تو جواب میں جسم نامی آئے گا  
پس جسم نامی، انسان کیلئے جنس بعید ہوا۔

فصل کی قسمیں :-

فصل کی دو قسمیں ہیں.....

(۱).....فصل قریب (۲).....فصل بعید



## فصل قریب:-

فصل قریب وہ فصل ہے..... جو ماہیت کو ان چیزوں سے ممتاز (جدا) کرے جو اسکے ساتھ جنس قریب میں شریک ہوں جیسے ناطق، انسان کیلئے (کہ یہ انسان کو فرس، بقر غنم وغیرہ سے جدا کرتا ہے جو اسکے ساتھ حیوان ہونے میں شریک ہیں)

## فصل بعید:-

فصل بعید وہ فصل ہے..... جو ماہیت کو ان چیزوں سے ممتاز (جدا) کرے جو اس کے ساتھ جنس بعید میں شریک ہوں جیسے حساس، انسان کیلئے کہ یہ انسان کو اشجار سے جدا کرتا ہے جو اس کے ساتھ جسم نامی میں شریک ہیں۔

## ﴿سوالات﴾

امثلہ ذیل میں بتاؤ کہ کون کس کیلئے جنس قریب اور جنس بعید اور فصل قریب

اور فصل بعید ہے؟.....

(۱)..... ناطق جسم کیلئے (۲)..... جسم نامی انسان کیلئے

(۳)..... ناطق حمار کیلئے (۴)..... صاہل فرس کیلئے

(۵)..... حساس انسان کیلئے (۶)..... نامی شجر کیلئے



## .....سبق (۱۲) دوازوہم.....

### ﴿دو کلیوں کے درمیان نسبت کا بیان﴾

جب ایک کلی کی نسبت، دوسری کلی کی طرف کی جائے تو ان دونوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوگی وہ چار نسبتیں یہ ہیں۔

(۱).....تساوی (۲).....تباہین

(۳).....عموم و خصوص مطلق (۴).....عموم و خصوص من وجہ

تساوی کی نسبت :-

تساوی کی نسبت یہ ہے کہ..... ہر ایک کلی، دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق ہو جیسے انسان اور ناطق (کہ انسان، ناطق کے ہر ہر فرد پر اور ناطق انسان کے ہر ہر فرد پر صادق ہے) ایسی دو کلیوں کو، مُتَسَاوِیَّان، کہتے ہیں۔

تباہین کی نسبت :-

تباہین کی نسبت یہ ہے کہ..... ہر ایک کلی، دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ ہو جیسے انسان اور فرس (کہ انسان، فرس کے کسی فرد پر اور فرس، انسان کے کسی فرد پر صادق نہیں) ایسی دو کلیوں کو، مُتَبَاہِنَان، کہتے ہیں۔

عموم و خصوص مطلق :-

عموم و خصوص مطلق یہ ہے کہ..... ایک کلی تو دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق ہو، لیکن دوسری کلی پہلی کلی کے بعض افراد پر صادق ہو..... جو کلی ہر ہر فرد پر صادق ہو اس

۴۴ کو اعم مطلق کہتے ہیں، اور جو بعض افراد پر صادق ہو اس کو اخص مطلق کہتے ہیں  
..... جیسے حیوان اور انسان کہ ان کے درمیان عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

عموم و خصوص من وجہ :-

عموم و خصوص من وجہ یہ ہے کہ ..... ہر ایک کلی، دوسری کلی کے بعض افراد پر  
صادق ہو اور بعض افراد پر صادق نہ ہو.....

ان کلیوں میں سے ہر ایک کو ”اعم من وجہ“ اور ”اخص من وجہ“ کہتے  
ہیں..... جیسے حیوان اور ایض کہ بعض حیوان ایض ہیں اور بعض ایض نہیں  
ہیں..... اسی طرح بعض ایض حیوان ہیں اور بعض حیوان نہیں ہیں۔

### ﴿ سوالات ﴾

- (۱) ..... نسب اربعہ کی تعریف اور ان کی مثالیں بیان کیجئے۔
- (۲) ..... امثلہ ذیل میں بتائیے کہ کوئی نسبت پائی جاتی ہے؟
- ۱ انسان اور ناطق ..... ۲ فرس اور صائل ..... ۳ حمار اور ناہق
- ۴ حجر اور جسم ..... ۵ حیوان اور اسود ..... ۶ جسم اور حمار
- ۷ انسان اور حجر ..... ۸ انسان اور غنم ..... ۹ حساس اور حیوان
- ۱۰ جسم نامی اور شجرۃ النخل



.....سبق (۱۳) سیزدہم.....

## ﴿معرف اور قول شارح کا بیان﴾

معرف اور قول شارح:-

معرف اور قول شارح وہ معلوم تصوری ہیں..... جن سے مجہول تصوری حاصل کیا جاتا ہے..... اور جس کو حاصل کیا جاتا ہے اس کو معرف (فتح السواء) کہتے ہیں..... جیسے حیوان ناطق کہ یہ انسان کے معلومات تصوریہ ہیں ان سے انسان کا علم حاصل ہوتا ہے تو حیوان ناطق معرف ہوا، اور انسان معرف ہوا۔

## ﴿معرف کے اقسام﴾

معرف کی چار قسمیں ہیں.....

(۱)..... حد تام،

(۲)..... حد ناقص،

(۳)..... رسم تام،

(۴)..... رسم ناقص،

حد تام:-

حد تام یہ ہے کہ..... شے کی تعریف اسکی جنس قریب اور فصل قریب سے کی جائے جیسے انسان کی تعریف، حیوان ناطق سے کہ یہ انسان کی حد تام ہے۔  
حد ناقص:-

حد ناقص یہ ہے کہ..... شے کی تعریف اسکی جنس بعید اور فصل قریب سے یا صرف فصل قریب سے کی جائے جیسے انسان کی تعریف، جسم ناطق سے یا صرف ناطق سے

رسم تام:-

رسم تام یہ ہے کہ..... شے کی تعریف اس کی جنس قریب اور خاصہ سے کی جائے  
جیسے انسان کی تعریف حیوان ضاحک سے کی جائے کہ یہ انسان کی رسم تام ہے

رسم ناقص:-

رسم ناقص یہ ہے کہ..... شے کی تعریف اس کی جنس بعید اور خاصہ سے یا صرف  
خاصہ سے کی جائے جیسے انسان کی تعریف جسم ضاحک سے یا صرف ضاحک سے

### ﴿سوالات﴾

ذیل کے معارف میں معرف کی اقسام بتائیں.....

- (۱)..... جوہر ناطق (۲)..... جسم نامی ناطق
- (۳)..... جسم حساس (۴)..... جسم متحرک بالارادہ
- (۵)..... حیوان صائل (۶)..... حیوان ناہق
- (۷)..... جسم ناہق (۸)..... حساس
- (۹)..... ناطق (۱۰)..... الكلمة لفظ وضع لمعنی مفرد
- (۱۱)..... الفعل كلمة دلت على معنى فى نفسها مقترن باحد الا زمانة الثلاثة





# ﴿ تصدیقات کا بیان ﴾

.....سبق (۱) اول.....

## ﴿ قضایا کی بحث ﴾

قضیہ:-

قضیہ وہ مرکب لفظ ہے..... جس کے کہنے والے کو سچایا جھوٹا کہہ سکیں

.....جیسے ”زَيْدٌ عَادِلٌ، صَدَقَ الْفَطْرُ وَاجِبَةٌ“

قضیہ کی دو قسمیں ہیں.....

(۱) ..... حملیہ

(۲) ..... شرطیہ

حملیہ:-

حملیہ وہ قضیہ ہے..... جو دو مفردوں سے مل کر بنے اور اس میں ثبوت، شئی

لشئی، یا نفسی شئی عن الشئی، کا حکم ہوا اگر ثبوت کا حکم ہے تو اس کو موجبہ کہتے ہیں

جیسے ”اللہ موجود“ اور اگر نفی کا حکم ہو تو اس کو سالبہ کہتے ہیں جیسے ”زید ليس بعالم“

فائدہ:-

قضیہ حملیہ کے پہلے جزء کو موضوع اور دوسرے کو محمول کہتے ہیں اور ان دونوں کے

درمیان جو نسبت پائی جاتی ہے اس پر دلالت کرنے والے لفظ کو رابطہ کہتے ہیں

.....جیسے ”زید هو قائم“ کہ اس میں زید موضوع ہے اور قائم محمول ہے اور هو

رابطہ ہے۔ یہ رابطہ عربی زبان میں کبھی تو مذکور ہوتا ہے جیسا کہ مثال مذکور میں ہے اس

وقت قضیہ کو ثانیہ کہتے ہیں جسے "زید ہو قائم" اور کبھی رابطہ کو حذف کر دیتے ہیں اس وقت قضیہ کو ثانیہ کہتے ہیں جسے زید ہو قائم۔

## ﴿قضیہ جملیہ کی قسمیں﴾

قضیہ جملیہ کی چار قسمیں ہیں.....

- |                 |                |
|-----------------|----------------|
| (۱)..... قضیہ   | (۲)..... طبعیہ |
| (۳)..... محصورہ | (۴)..... مہملہ |

قضیہ :-

مخصوصہ قضیہ ہے..... جس کا موضوع شخص معین ہو جیسے "زید ہو قائم"

طبعیہ :-

طبعیہ وہ قضیہ ہے..... جس کا موضوع امر کلی ہو اور حکم، کلی کی حقیقت اور طبعیت پر ہوا اس کے افراد پر نہ ہو جیسے "الانسان نوع" (اس میں نوع ہونے کا حکم، انسان کی حقیقت اور مفہوم پر ہے اس کے افراد پر نہیں)

مہملہ :-

مہملہ وہ قضیہ ہے..... جس کا موضوع، امر کلی ہو اور حکم اسکے افراد پر ہو لیکن افراد کی مقدار نہ بیان کی گئی ہو جیسے "الانسان حیوان" کہ اس میں حیوان ہونے کا حکم انسان کے افراد پر ہے لیکن یہ بیان نہیں کیا گیا کہ تمام انسان حیوان ہیں یا بعض محصورہ :-

محصورہ وہ قضیہ ہے..... جس کا موضوع، امر کلی ہو اور حکم اسکے افراد پر ہو اور

افراد کی مقدار بھی بیان کی گئی ہو جیسے "کل انسان حیوان" (اس میں الانسان

موضوع ہے اور امر کلی ہے حکم اسکے افراد پر ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حیوان ہونے کا حکم انسان کے تمام افراد پر ہے)

## ﴿محصورہ کی قسمیں﴾

قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں جن کو محصورات اربعہ کہتے ہیں.....

(۱)..... موجبہ کلیہ، (۲)..... موجبہ جزئیہ،

(۳)..... سالبہ کلیہ، (۴)..... سالبہ جزئیہ،

موجبہ کلیہ:-

موجبہ کلیہ وہ قضیہ محصورہ ہے..... جس میں محمول کو موضوع کے تمام افراد کیلئے

ثابت کیا گیا ہو جیسے کل انسان حیوان .

موجبہ جزئیہ:-

موجبہ جزئیہ وہ قضیہ محصورہ ہے..... جس میں محمول کو موضوع کے بعض افراد

کیلئے ثابت کیا گیا ہو جیسے بعض الحیوان انسان (بعض جاندار انسان ہیں)

سالبہ کلیہ:-

سالبہ کلیہ وہ قضیہ محصورہ ہے..... جس میں محمول کی نفی، موضوع کے تمام افراد

سے کی گئی ہو جیسے لاشئی من الانسان بحجو (کوئی انسان پتھر نہیں)

سالبہ جزئیہ:-

سالبہ جزئیہ وہ قضیہ محصورہ ہے..... جس میں محمول کی نفی، موضوع کے بعض افراد

سے کی گئی ہو جیسے بعض الحیوان لیس بانسان، بعض حیوان انسان نہیں ہیں۔

## ﴿سوالات﴾

- (۱)..... عمر و مسجد میں ہے
- (۲)..... حیوان جنس ہے
- (۳)..... ہر گھوڑا ہنہاتا ہے
- (۴)..... کوئی گدھا بے جان نہیں
- (۵)..... بعض انسان لکھنے والے ہیں (۶)..... بعض انسان ان پڑھ ہیں
- (۷)..... ہر گھوڑا جسم والا ہے
- (۸)..... کوئی پتھر انسان نہیں
- (۹)..... ہر جاندار مرنے والا ہے
- (۱۰)..... حکمر ذلیل ہے
- (۱۱)..... ہر متواضع عزت والا ہے
- (۱۲)..... ہر حریص خوار ہے
- (۱۳)..... قضیہ کی تعریف و اقسام بتلائیں
- (۱۴)..... محصورات اربعہ کیا ہیں، ان کی تعریف اور مثالیں بیان کریں
- (۱۵)..... قضیہ حملیہ اور موضوع کے حال کے اعتبار سے اس کی اقسام مع امثلہ بیان کریں.....



## .....سبق (۲) دوم.....

### ﴿قضیہ شرطیہ کا بیان﴾

قضیہ شرطیہ:-

قضیہ شرطیہ وہ قضیہ ہے..... جو دو قضیوں سے مل کر بنے اور اس میں یہ حکم ہو کہ ایک شے کا ہونا موقوف ہے دوسری شے کے ہونے پر..... جیسے، ان کانت الشمس طالعة فالنهار موجود..... قضیہ شرطیہ کے پہلے جزء کو مقدم اور دوسرے کو نتالی کہتے ہیں۔

قضیہ شرطیہ کی قسمیں:

قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں.....

(۱)..... متعلقہ (۲)..... منفصلہ

شرطیہ متعلقہ:-

شرطیہ متعلقہ وہ قضیہ ہے..... جس میں ایک قضیہ کو تسلیم کر لینے پر دوسرے قضیہ کے صدق (ثبوت) یا عدم صدق (نفی) کا حکم ہو..... اگر ثبوت کا حکم ہو تو متعلقہ موجبہ..... اور اگر نفی کا حکم ہو تو متعلقہ سالبہ ہے۔

متعلقہ موجبہ کی مثال:-

ان کانت الشمس طالعة فالنهار موجود، اگر سورج طلوع ہو تو دن موجود ہے،

## متصلہ سالبہ کی مثال :-

لیس البتہ اذا ما كانت الشمس طالعة كان الليل موجوداً (ایسا نہیں کہ جب بھی سورج طلوع ہو تو رات موجود ہو)

## متصلہ کی قسمیں :-

متصلہ کی دو قسمیں ہیں.....

(۱)..... لزومیہ (۲)..... اتفاقیہ

## متصلہ لزومیہ :-

متصلہ لزومیہ وہ قضیہ شرطیہ ہے..... کہ جس میں مقدم اور تالی کے درمیان اتصال کسی علاقہ کی وجہ سے ہو خواہ علاقہ علیت کا ہو یا تضایف کا ہو۔ علاقہ علیت کی تین صورتیں ہیں :-

(۱)..... مقدم، علت ہوتا لی کیلئے..... جیسے ”ان كانت الشمس طالعة فالنهار موجود“ (کہ اس میں طلوع شمس علت ہے وجود نہار کی)

(۲)..... تالی، علت ہو مقدم کیلئے..... جیسے ”ان كان النهار موجوداً فالشمس طالعة“

(۳)..... مقدم اور تالی دونوں کیلئے کوئی تیسری چیز علت ہو اور یہ دونوں اس کے معلول ہوں..... جیسے ”ان كان النهار موجوداً فالعالم مضيئ“

اس میں دن کا موجود ہونا مقدم ہے اور عالم کا روشن ہونا تالی ہے اور سورج کا طلوع ہونا ان دونوں کیلئے علت ہے.....

اور علاقہ تضایف کا مطلب یہ ہے کہ مقدم اور تالی میں سے ہر ایک دوسرے پر



موقوف ہو..... جیسے ان کا زید ابا عمرو و کان عمرو ابنہ.....  
اس میں زید کا باپ ہونا موقوف ہے عمرو کے اس کا بیٹا ہونے پر اور عمرو کا بیٹا ہونا موقوف ہے  
زید کے اس کا باپ ہونے پر۔

متصلہ اتفاقیہ :-

متصلہ اتفاقیہ وہ قضیہ شرطیہ ہے..... کہ جس میں مقدم اور تالی کے درمیان  
اتصال کسی علاقہ کی وجہ سے نہ ہو بلکہ یہ دونوں اتفاقاً جمع ہو گئے ہوں..... جیسے ”ان  
کان الانسان ناطقاً فالحمار ناطق“ اس میں انسان کے ناطق ہونے اور گدھے کے  
ناطق ہونے میں کوئی علاقہ نہیں بلکہ اتفاقی بات ہے کہ انسان ناطق ہے اور گدھا ناطق  
ہے۔

## ﴿شرطیہ منفصلہ اور اسکی اقسام﴾

شرطیہ منفصلہ :-

شرطیہ منفصلہ وہ قضیہ شرطیہ ہے..... جس میں مقدم و تالی کے درمیان جدائی  
کے ثبوت یا نفی کا حکم ہو.....

منفصلہ کی تین قسمیں ہیں.....

(۱)..... حقیقیہ

(۲)..... مانعة الجمع

(۳)..... مانعة الخلو

منفصلہ حقیقیہ :-

منفصلہ حقیقیہ وہ قضیہ منفصلہ ہے..... جس میں مقدم و تالی کے درمیان

جدائی کا حکم صدق اور کذب دونوں میں ہو، یعنی نہ دونوں ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہوں اور نہ ایک ساتھ اٹھ سکتے ہوں، جیسے اما ان يكون هذا العدد زوجا أو فردا

### منفصله مانعة الجمع:-

منفصله مانعة الجمع وہ قضیہ منفصلہ ہے..... جس میں مقدم اور تالی کے درمیان جدائی کا حکم صرف صدق میں ہو یعنی دونوں ایک ساتھ جمع نہ ہو سکتے ہوں بے شک اٹھ سکتے ہوں، جیسے اما ان يكون هذا الشئ شجرة أو حجرا

### منفصله مانعة الخلو:-

منفصله مانعة الخلو وہ قضیہ منفصلہ ہے..... جس میں مقدم اور تالی کے درمیان جدائی کا حکم صرف کذب میں ہو یعنی دونوں ایک ساتھ اٹھ نہ سکتے ہوں خواہ جمع ہو جائیں..... جیسے ”اما ان يكون زيد في البحر او لا يغرق“ زید یا تو دریا میں ہو گا یا نہ ڈوبے گا..... پس یہ دونوں اٹھ نہیں سکتے کہ زید دریا میں بھی نہ ہو اور ڈوب بھی جائے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ زید دریا میں ہو اور نہ ڈوبے بلکہ تیر رہا ہو

### ﴿منفصله کی مزید اقسام﴾

شرطیہ منفصلہ کی مذکورہ تین قسموں میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)..... عنادیہ (۲)..... اتفاقیہ

### منفصله عنادیہ:-

منفصله عنادیہ وہ قضیہ منفصلہ ہے..... جس میں مقدم اور تالی کے درمیان انفصال (جدائی) کا حکم ان دونوں کی ذات کی وجہ سے ہو (یعنی مقدم اور تالی کی ذات ایک

دوسرے سے جدا ہونے کا تقاضہ کرے) جیسے العبد ام زوج او فرد کہ اسمیں العبد زوج مقدم اور ”العبد فرد“ تالی ہے ان دونوں کی ذات ایک دوسرے سے جدائی کا تقاضہ کرتی ہے۔

### منفصلہ اتفاقیہ:-

منفصلہ اتفاقیہ وہ قضیہ منفصلہ ہے..... جس میں مقدم اور تالی کے درمیان جدائی کا حکم ان دونوں کی ذات کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اتفاقاً جدائی ہو گئی ہو جیسے ایک شخص کالا ہے اور کاتب نہیں ہے تو اسکے بارے میں کہا جائے ”هذا الرجل اما يكون اسود او كاتبا“ یعنی یہ نہیں کہ کالا بھی ہو اور کاتب بھی ہو۔ تو اس مثال میں کاتب اور کالا ہونے میں جدائی کا جو حکم لگایا گیا ہے وہ ان دونوں کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ اتفاقاً ایسا ہو گیا ہے

### ﴿سوالات﴾

ذیل کے لکھے ہوئے قضیوں میں بتاؤ کہ ہر قضیہ کون سی قسم کا ہے؟.....  
شرطیہ یا حملیہ؟..... اور شرطیہ کی کون سی قسم ہے، متصلہ یا منفصلہ؟..... اور اسی طرح حملیہ اور متصلہ و منفصلہ کی کون سی قسم ہے؟.....

(۱) اگر یہ شے گھوڑا ہے تو جسم ضرور ہوگی (۲) اگر گھوڑا نہ ہنہانے والا ہے تو انسان جسم ہے

(۳) یہ شے یا تو جاندار ہے یا سفید ہے (۴) زید عالم یا جاہل ہے۔

(۵) یہ شے گھوڑا ہے یا گدھا ہے (۶) عمرو بولتا ہے یا گونگا ہے

(۷) بکر شاعر ہے یا کاتب ہے۔ (۸) زید گھر میں ہے یا مسجد میں

(۹) خالد بیمار ہے یا تندرست ہے (۱۰) زید کھڑا ہے یا بیٹھا ہے

(۱۱) آدمی نیک بخت ہے یا بد بخت ہے (۱۲) اگر وضو کرو گے تو نماز صحیح ہوگی

(۱۳) اگر سورج نکلے گا تو زمین روشن ہوگی

(۱۴) یہ بات نہیں ہے کہ اگر رات ہوگی تو سورج نکلا ہوگا

(۱۵) اگر ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کرو گے تو جنت میں جاؤ گے

## .....سبق (۳) سوم.....

### ﴿تناقض کا بیان﴾

تناقض کا معنی ہے ایک دوسرے کی نفی (ضد) ہونا..... منطقیوں کی اصطلاح میں تناقض کا معنی ہے دو قضیوں کا ایجاب و سلب کے لحاظ سے اس طرح مختلف ہونا کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو صادق مانا جائے تو دوسرا کاذب ہو..... جیسے ”زید قائم زید لیس بقائم“

### تناقض کی شرطیں :-

تناقض کے پائے جانے کی چند شرطیں ہیں.....

(۱)..... دونوں قضیوں کا ایجاب و سلب میں مختلف ہونا..... یعنی اگر ایک قضیہ موجبہ ہے تو دوسرا قضیہ سالبہ ہو..... اگر دونوں موجبہ ہوں یا دونوں سالبہ ہوں تو تناقض نہ ہوگا.....

(۲)..... اگر دونوں قضیے محصورہ ہوں تو کلیہ اور جزئیہ ہونے میں مختلف ہونا اگر دونوں کلیہ ہوں یا دونوں جزئیہ ہوں تو تناقض نہ ہوگا۔

(۳)..... اگر دونوں قضیے موجبہ ہوں تو دونوں کا جہت میں مختلف ہونا..... اگر دونوں کی جہت ایک ہو..... مثلاً دونوں میں ”بالضرورة“ یا ”بالدوام“ یا ”بالفعل“ یا ”بالامکان العام“ کی جہت لگی ہوئی ہے تو تناقض نہ ہوگا.....

(۴)..... دونوں قضیے آٹھ چیزوں میں متحد ہوں۔ جن کو وحدات ثمانیہ کہتے ہیں یعنی دو مخصوصہ قضیوں میں تناقض کے پائے جانے کی شرط یہ ہے کہ یہ دونوں قضیے آٹھ

چیزوں میں متفق ہوں ان کو وحدات ثنائیہ کہتے ہیں۔

- (۱) ..... وحدت موضوع (۲) ..... وحدت محمول  
 (۳) ..... وحدت مکان (۴) ..... وحدت زمان  
 (۵) ..... وحدت شرط (۶) ..... وحدت جزء وکل  
 (۷) ..... وحدت اضافت (۸) ..... وحدت قوت و فعل

(۱) ..... وحدت موضوع:-

یعنی دونوں قضیوں کا موضوع ایک ہو..... جیسے زید قائم اور زید لیس بقائم

(۲) ..... وحدت محمول:-

یعنی دو قضیوں کا محمول ایک ہو..... جیسے زید کاتب ، زید لیس بکاتب

(۳) ..... وحدت مکان:-

یعنی دونوں قضیوں میں حکم کا مکان ایک ہو..... جیسے زید جالس فی

المسجد زید لیس بجالس فی المسجد .

(۴) ..... وحدت زمان:-

یعنی دونوں قضیوں میں حکم کا زمانہ ایک ہو..... جیسے زید نائم فی اللیل

زید یسبح بنائم فی اللیل .

(۵) ..... وحدت شرط:-

یعنی دونوں قضیوں میں حکم کی شرط ایک ہو..... جیسے زید متحرك الاصابع

ان کان کاتبا ، زید لیس بمتحرك الاصابع ان کان کاتبا

(۶) ..... وحدت جزء وکل:-

یعنی دونوں قضیوں میں حکم یا کل افراد پر ہو یا بعض افراد پر ہو..... جیسے

الزنجی اسود ای بعضہ ، الزنجی لیس باسود ای بعضہ .

(۷)..... وحدت اضافت :-

یعنی دونوں قضیوں میں نسبت ایک ہی شے کی طرف ہو..... جیسے زید اب

لعمر و زید لیس بآب لعمر و . اگر نسبت بدل گئی تو تناقض نہ ہوگا..... مثلاً کہا

جائے زید لیس بآب لبکر .....

(۸)..... وحدت قوت و فعل :-

یعنی دونوں قضیوں میں حکم یا ”بالقوة“ ہو یا بالفعل - حکم یا لقوة کا مطلب یہ

ہے کہ محمول میں موضوع کیلئے ثابت ہونے کی صلاحیت ہے اور حکم بالفعل کا مطلب یہ ہے

کہ محمول موضوع کیلئے اسی وقت ثابت ہے..... جیسے ”الخمر فی الدن مسکرا ای

بالقوة“ (یعنی مکے میں جو شراب ہے اس میں نشہ لانے کی استعداد ہے)

اور ”الخمر فی الدن لیس بمسکرا ای بالقوة“ (مکے میں جو شراب ہے اس میں نشہ

لانے کی صلاحیت نہیں ہے)

## ﴿سوالات﴾

تناقض کی تعریف کریں اور اسکی شرطیں بتلائیں.....

قضیہ شخصہ، قضیہ محصورہ اور قضیہ موجدہ میں تناقض کب ہوگا؟.....

اور اس کیلئے کیا شرائط ہیں؟.....

موجدہ کلیہ اور سالبہ کلیہ کی نفیض کیا ہوگی؟.....

قضایا ذیل کی نفیضیں بتاؤ..... اور جو دو قضیے یکجا لکھے گئے ہیں ان میں

تمہارے نزدیک تقاض ہے یا نہیں؟..... اگر نہیں تو کوئی شرط نہیں

(۱) کل فرس حیوان (۲) بعض الحیوان غنم

(۳) لا شئی من الانسان بشجر (۴) عمرو فی المسجد

(۵) عمرو لیس فی الدار (۶) بکر ابن زید لا ابن عمرو

(۷) بعض الحیوان لیس بحمار (۸) بعض الغنم ابیض

(۹) بعض الابیض حیوان (۱۰) بعض الانسان کاتب

(۱۱) زید لا ینام فی النهار بل ینام فی اللیل

(۱۲) کل فرنجی ابیض کل فرنجی لیس با بیض



## .....سبق (۴) چہارم.....

### ﴿عکس مستوی﴾

عکس مستوی:-

عکس مستوی کا مطلب یہ ہے..... کہ قضیہ کے جزء اول کو جزء ثانی بنا دینا..... اور جزء ثانی کو جزء اول بنا دینا، اس طرح کہ قضیہ کا صدق و کذب اور ایجاب و سلب اپنی حالت پر برقرار رہے..... جیسے ”کل انسان حیوان“ کہ جب ہم نے اس کے عکس کا ارادہ کیا تو یوں کہا ”بعض الحيوان انسان“  
کو نئے قضیے کا کیا عکس آتا ہے:-

(۱)..... موجبہ خواہ کلیہ ہو خواہ جزئیہ ہو دونوں کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے.....

موجبہ کلیہ کی مثال..... جیسے ”کل انسان حیوان“ کا عکس ہے ”بعض الحيوان انسان، اور موجبہ جزئیہ کا عکس بھی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے..... جیسے بعض الحيوان انسان کا عکس ہے بعض الانسان حیوان .

(۲)..... سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ ہی آتا ہے..... جیسے لا شئ من الانسان

بحجر اس کا عکس ہے لا شئ من الحجر بانسان .

(۳)..... سالبہ جزئیہ کا عکس نہیں آتا مثلاً بعض الحيوان ليس بانسان صحیح

ہے..... اور اس کا عکس ”بعض الانسان ليس بحيوان“ کاذب ہے کیونکہ ہر

انسان حیوان ہوتا ہے۔

## ﴿سوالات﴾

قضایا ذیل کا عکس کاغذ پر لکھو.....

- |                          |                                |
|--------------------------|--------------------------------|
| (۱) کل انسان جسم         | (۲) لا شئی من الحمار بلا حیوان |
| (۳) لا شئی من الفرس بعقل | (۴) کل حریص ذلیل               |
| (۵) کل قناع عزیز         | (۶) کل مُصَلِّ ساجد            |
| (۷) کل مسلم موحد         | (۸) بعض المسلم غیر مُصَلِّ     |
| (۹) بعض المسلم صائم      | (۱۰) بعض المسلم مُصَلِّ        |

.....سبق (۵) پنجم.....

## ﴿حجت اور دلیل کا بیان﴾

حجت:-

حجت ان معلومات تصدیقیہ کو کہتے ہیں..... جن کو ترتیب دینے سے نامعلوم تصدیق حاصل ہو..... حجت کو دلیل بھی کہتے ہیں مثلاً ”العالم متغیر و کل متغیر حادث“ یہ معلومات تصدیقیہ ہیں ان کو ترتیب دینے سے ایک نامعلوم تصدیق حاصل ہوگئی یعنی عالم حادث ہے۔

حجت و دلیل کی قسمیں:-

حجت کی تین قسمیں ہیں.....

- (۱) قیاس ..... (۲) استقرا (۳) تمثیل

قیاس:-

وہ قول ہے جو ایسے قضایا سے مرکب ہو جن کو مان لینے سے ایک اور قضیہ ماننا پڑے اور یہ تیسرا قضیہ جس کو مانا جائے گا قیاس کا نتیجہ کہلاتا ہے..... جیسے العالم متغیر و کمل متغیر حادث یہ دو قضیے ہیں جن سے قیاس مرکب ہے ان کو مان لینے سے تیسرا قضیہ یعنی العالم حادث کا ماننا ضروری ہے۔

## ﴿قیاس کی اقسام﴾

قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ قیاس استثنائی، قیاس اقترانی۔

قیاس استثنائی:-

وہ قیاس ہے جو دو قضیوں سے مل کر بنے ان میں سے پہلا قضیہ شرطیہ ہو اور دوسرا قضیہ حملیہ ہو اور دونوں کے درمیان لیکن بھی آئے اور اس میں نتیجہ یا نتیجہ کی نفیض مذکور ہو..... جیسے ”ان كانت الشمس طالعة فالنهار موجود لكن الشمس طالعة فالنهار موجود“ اس میں فالنهار موجود نتیجہ ہے جو قیاس میں تالی کی جگہ میں موجود ہے، اور اگر اس مثال میں کہا جائے ”لكن النهار ليس بموجود“ تو نتیجہ نکلے گا ”فالشمس ليست بطالعة“ اس میں ”فالشمس ليست بطالعة“ نتیجہ ہے یہ قیاس میں مذکور نہیں بلکہ اس کی نفیض ”الشمس طالعة“ موجود ہے جو مقدم کی جگہ مذکور ہے.....

قیاس اقترانی:-

وہ قیاس ہے جو دو قضیوں سے مل کر بنے اور اس میں نتیجہ یا نتیجہ کی نفیض مذکور نہ ہو اور دونوں قضیوں کے درمیان حرف، لیکن، إلا، اور ”بَل“ نہ آئے۔

فائدہ.....صغریٰ، کبریٰ، حد اوسط، اصغر و اکبر کا بیان.....قیاس کی ترکیب جن قضیوں سے ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک کو مقدمہ کہتے ہیں۔  
صغریٰ و کبریٰ:-

قیاس کے پہلے قضیے کو صغریٰ اور دوسرے قضیے کو کبریٰ کہتے ہیں۔

حد اوسط:-

صغریٰ اور کبریٰ کے درمیان جو چیز مکرر ہوتی ہے اس کو حد اوسط کہتے ہیں۔  
نتیجہ و اصغر و اکبر:-

تیسرے قضیے کو نتیجہ کہتے ہیں نتیجے کے موضوع کو اصغر اور اسکے محمول کو اکبر کہتے ہیں  
قیاس کی شکل:-

حد اوسط کو اصغر اور اکبر کے پاس رکھنے سے قیاس کو جو ہیئت لاحق ہوتی ہے اس کو شکل کہتے ہیں۔ شکلیں کل چار ہیں جن کو اشکال اربعہ کہتے ہیں۔  
شکل اول:-

وہ شکل ہے جس میں حد اوسط صغریٰ میں محمول ہو اور کبریٰ میں موضوع ہو جیسے ”  
العالم متغیر و کل متغیر حادث“ نتیجہ نکلے گا ”فالعالم حادث“ اس میں متغیر حد  
اوسط ہے جو صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہے۔  
شکل ثانی:-

وہ شکل ہے جس میں حد اوسط، صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول ہو، جیسے، کل انسان  
حیوان و لاشیء من الحجر بحیوان، نتیجہ نکلے گا ”ولاشیء من الانسان بحجر“  
شکل ثالث:-

وہ شکل ہے جس میں حد اوسط، صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع ہو.....

جیسے شکل انسان حیوان وبعض الانسان کاتب نتیجہ نکلے گا ”بعض الحيوان کاتب“  
شکل رابع:

وہ شکل ہے جس میں حد اوسط صغریٰ میں موضوع ہو اور کبریٰ میں محمول ہو  
(یعنی شکل اول کے برعکس ہو)..... جیسے ”کل الانسان حیوان وبعض الكاتب  
السان“ نتیجہ نکلے گا ”بعض الحيوان کاتب“  
نتیجہ نکالنے کا طریقہ:

ان چاروں شکلوں میں نتیجہ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ حد اوسط جو کہ صغریٰ و کبریٰ  
میں مکرر ہے اس کو گرا دیں، اس کے گرانے کے بعد جو بچے وہ نتیجہ ہے۔

### ﴿سوالات﴾

ذیل میں چند قیاس لکھے جاتے ہیں..... ان میں اصغر اور اکبر و حد اوسط  
و صغریٰ و کبریٰ کو پہچان کر بتاؤ اور نتائج بھی بتاؤ.....

- (۱)..... ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق جسم ہے.....
- (۲)..... ہر انسان جاندار ہے اور کوئی جاندار پتھر نہیں.....
- (۳)..... بعض جاندار گھوڑے ہیں اور ہر گھوڑا ہنہانے والا ہے.....
- (۴)..... بعض مسلمان نمازی ہیں اور ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے.....
- (۵)..... بعض مسلمان داڑھی منڈانے والے ہیں اور کوئی داڑھی منڈانے والا اللہ کو  
نہیں بھاتا.....
- (۶)..... ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے اور ہر سجدہ کرنے والا اللہ کا مطیع ہے.....

## .....سبق (۶) ششم.....

### ﴿اشکال اربعہ کی ضروب منجہ اور شرائط انتاج﴾

ہر شکل میں بطور احتمال سولہ ضربیں ہیں جو صفری اور کبری کے ملنے سے حاصل ہوتی ہیں جسکی صورت یہ ہے کہ صفری کی ہر ایک قسم کے ساتھ کبری کی چاروں اقسام کو ملایا جائے.....

مثلاً صفری موجبہ کلیہ ہو اور اس کے ساتھ کبری موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ کو ملایا جائے تو چار ضربیں حاصل ہونگی.....

اسی طرح چاروں صفری میں سے ایک ایک کے ساتھ چاروں کبری کو ملانے سے چار چار ضربیں حاصل ہو کر سولہ ضربیں حاصل ہونگی، لیکن ہر شکل میں نتیجہ دینے کی کچھ شرطیں ہیں، جسکی وجہ سے تمام ضربیں نتیجہ نہیں دیتیں.....

کچھ ساقط ہو جاتی ہیں، کچھ باقی رہتی ہیں، ہم یہاں پر ہر ایک شکل کی شرطیں اور ضروب منجہ مع امثلہ ذکر کرتے ہیں.....

### ﴿شرائط اور ضروب منجہ شکل اول﴾

اس شکل کی دو شرطیں ہیں.....

۱..... صفری موجبہ ہو خواہ موجبہ کلیہ یا موجبہ جزئیہ

۲..... کبری کلیہ ہو خواہ موجبہ کلیہ یا سالبہ کلیہ۔

اس شکل کی ضروب منجہ چار ہیں باقی بارہ ضروب غیر منجہ ہیں ان میں سے آٹھ

صربیں شرط اول کے نہ پائے جانے کے سبب سے اور چار ضربیں شرط ثانی کے نہ پائے

جانے کے سبب سے غیر منتج ہیں.....

## ضروبِ منتجہ :-

نتیجہ	مثال	نتیجہ	کبریٰ	صغریٰ
فکل انسان جسم	کل انسان حیوان، وکل حیوان جسم	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ
ولاشیء من الانسان بحجر	کل انسان حیوان، ولاشیء من الحيوان بحجر	سالبة کلیہ	سالبة کلیہ	موجبہ کلیہ
بعض الحيوان صاهل	بعض الحيوان فرس، وکل	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ
بعض الحيوان ليس بناحق	فرس صاهل بعض الحيوان ناحق	سالبة جزئیہ	سالبة کلیہ	موجبہ جزئیہ
	ولاشیء من ا ناحق بناحق			

## ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط اول (ایجاب صغریٰ)

	صغریٰ	کبریٰ
۱	صغریٰ سالہ کلیہ	کبریٰ موجبہ کلیہ
۲	صغریٰ سالہ کلیہ	کبریٰ موجبہ جزئیہ
۳	صغریٰ سالہ کلیہ	کبریٰ سالہ کلیہ
۴	صغریٰ سالہ کلیہ	کبریٰ سالہ جزئیہ
۵	صغریٰ سالہ جزئیہ	کبریٰ موجبہ کلیہ
۶	صغریٰ سالہ جزئیہ	کبریٰ موجبہ جزئیہ
۷	صغریٰ سالہ جزئیہ	کبریٰ سالہ کلیہ
۸	صغریٰ سالہ جزئیہ	کبریٰ سالہ جزئیہ

## ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط ثانی (کلیت کبریٰ)

	صغریٰ	کبریٰ
۱	صغریٰ موجبہ کلیہ	کبریٰ موجبہ جزئیہ
۲	صغریٰ موجبہ کلیہ	کبریٰ سالہ جزئیہ
۳	صغریٰ موجبہ جزئیہ	کبریٰ موجبہ جزئیہ
۴	صغریٰ موجبہ جزئیہ	کبریٰ سالہ جزئیہ



شکل ثانی کے نتیجے ہونے کی شرائط:-

اس شکل کی شرطیں بھی دو ہیں.....

۱..... صغریٰ و کبریٰ کا ایجاب و سلب میں مختلف ہونا،

۲..... اور کبریٰ کا کلیہ ہونا،

اس شکل میں سولہ (۱۶) ضروب محتملہ میں سے چار (۴) ضروب نتیجہ بخش ہیں اور باقی

بارہ (۱۲) ضروب نتیجہ بخش نہیں ان میں سے آٹھ (۸) ضربیں شرط اول کے نہ پائے جانے کے

سبب اور چار (۴) ضربیں شرط ثانی نہ پائے جانے کے سبب نتیجہ بخش نہیں

ضروب منتهی:-

مثال	نتیجہ	کبریٰ	صغریٰ
کل انسان حیوان، ولا شیء من الحجر	سالبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ
بہیوان، ولا شیء من الانسان بحجر ولا شیء من الحجر بہیوان، وکل انسان حیوان ولا شیء من الحجر بانسان بعض الحيوان انسان، ولا شیء من الحجر	سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ
بأنسان بعض الحيوان ليس بحجر بعض الحيوان ليس بانسان، وکل ناطق انسان، بعض الحيوان ليس بناطق	سالبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ
	سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ

نوٹ:-

شکل ثانی میں نتیجہ ہمیشہ سالہ آتا ہے.....

دو صورتوں میں سالہ کلیہ.....

اور دو صورتوں میں سالہ جزئیہ.....

ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط اول:-

یعنی صغریٰ و کبریٰ کا ایجاب و سلب کے لحاظ سے مختلف ہوتا.....

صغریٰ	کبریٰ
۱ صغریٰ	موجبہ کلیہ
۲ صغریٰ	موجبہ جزئیہ
۳ صغریٰ	موجبہ کلیہ
۴ صغریٰ	موجبہ جزئیہ
۵ صغریٰ	سالہ کلیہ
۶ صغریٰ	سالہ جزئیہ
۷ صغریٰ	سالہ کلیہ
۸ صغریٰ	سالہ جزئیہ

ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط ثانی (کلیت کبریٰ)

صغریٰ	کبریٰ
۱ صغریٰ	موجبہ کلیہ
۲ صغریٰ	موجبہ جزئیہ
۳ صغریٰ	سالہ کلیہ
۴ صغریٰ	سالہ جزئیہ

## شکل ثالث کے منج ہونے کی شرائط

اس شکل کی بھی دو شرطیں ہیں.....

۱..... صغریٰ کا موجب ہونا

۲..... صغریٰ دکبریٰ میں سے ایک کا کلیہ ہونا

اس شکل میں سولہ ضروب محتملہ میں سے چھ ضروب نتیجہ منج اور باقی دس ضروب غیر منج ہیں.....

ان میں سے آٹھ ضربیں شرط اول کے نہ پائے جانے کے سبب اور دو ضربیں شرط ثانی کے نہ پائے جانے کے سبب نتیجہ بخش نہیں.....

### ضروب ملتجہ :-

مثال	نتیجہ	کبریٰ	صغریٰ
کل انسان حیوان، و کل انسان ناطق، بعض الحيوان ناطق،	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	۱ موجبہ کلیہ
کل انسان حیوان، ولا شیء من الانسان بحجر، بعض الحيوان ليس بحجر	سالبة جزئیہ	سالبة کلیہ	۲ موجبہ کلیہ
کل انسان حیوان، بعض الانسان كاتب، بعض الحيوان كاتب	موجبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	۳ موجبہ کلیہ
کل انسان حیوان، بعض الانسان ليس بكاتب، بعض الحيوان ليس بكاتب	سالبة جزئیہ	سالبة جزئیہ	۴ موجبہ کلیہ
بعض الحيوان انسان، و كل حيوان جسم بعض الانسان جسم	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	۵ موجبہ جزئیہ
بعض الانسان حیوان، ولا شیء من الحيوان بحجر بعض الانسان ليس بحجر	سالبة جزئیہ	سالبة کلیہ	۶ موجبہ جزئیہ

اس شکل کا نتیجہ ہمیشہ جزئیہ ہوتا ہے تین ضربوں میں موجبہ جزئیہ اور تین ضربوں

میں سالبہ جزئیہ.....

### ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط اول (صغریٰ کا موجبہ ہونا)

	صغریٰ	کبریٰ
۱	صغریٰ	کبریٰ
۲	صغریٰ	کبریٰ
۳	صغریٰ	کبریٰ
۴	صغریٰ	کبریٰ
۵	صغریٰ	کبریٰ
۶	صغریٰ	کبریٰ
۷	صغریٰ	کبریٰ
۸	صغریٰ	کبریٰ

### ضروب ساقطہ بوجہ فقدان شرط ثانی (کلیہ احدهما)

	صغریٰ	کبریٰ
۱	صغریٰ	کبریٰ
۲	صغریٰ	کبریٰ

شکل رابع کے منج ہونے کی شرائط:-

اس کے نتیجہ دینے کی شرطیں دو قسم کی ہیں.....

ان میں سے ایک قسم کی شرط کا پایا جانا ضروری ہے..... اگر دونوں پائی جائیں تب بھی حرج نہیں۔

قسم اول:-

۱۔ دونوں مقدموں (صغریٰ، کبریٰ) کا موجب ہونا۔

۲۔ صغریٰ کا کلیہ ہونا..... یا.....

قسم ثانی:-

۱۔ دونوں قضیوں کا ایجاب و سلب میں مختلف ہونا۔

۲۔ دونوں میں سے ایک کا کلیہ ہونا۔

اس شکل میں سولہ (۱۶) ضروب محتملہ میں سے آٹھ (۸) ضروب منج..... اور باقی

آٹھ (۸) ضروب غیر منج ہیں.....

## ضروب منته باعبار شرط اول :-

مثال	نتیجہ	کبریٰ	صغریٰ	
کل انسان ناطق، و کل کاتب انسان، بعض الناطق کاتب.....	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	۱
کل انسان ناطق، بعض الحيوان انسان، بعض الناطق حيوان.....	موجبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	۲
لا شيء من الانسان بحجر، و کل ناطق انسان، ولا شيء من الحجر بناطق.....	سالبة کلیہ	موجبہ کلیہ	سالبة کلیہ	۳
کل انسان ناطق، ولا شيء من الحجر بناطق، بعض الناطق ليس بحجر.....	سالبة جزئیہ	سالبة کلیہ	موجبہ کلیہ	۴
بعض الحيوان انسان، ولا شيء من الحجر بحجر، بعض الانسان ليس بحجر.....	سالبة جزئیہ	سالبة کلیہ	موجبہ جزئیہ	۵
بعض الحيوان ليس بحجر، بعض الفرس حيوان، بعض الانسان ليس بفرس.....	سالبة جزئیہ	موجبہ کلیہ	سالبة جزئیہ	۶
کل انسان حيوان، وبعض الحجر ليس بانسان، بعض الحيوان ليس بفرس.....	سالبة جزئیہ	سالبة جزئیہ	موجبہ کلیہ	۷
لا شيء من الفرس بانسان، و بعض الصاهل فرس، بعض الانسان ليس بصاهل.....	سالبة جزئیہ	موجبہ جزئیہ	سالبة کلیہ	۸

## .....سبق (۷) ہفتم.....

### استقراء کا بیان :-

استقراء کا معنی ہے تلاش کرنا..... اور منطقیوں کی اصطلاح میں امر جزئی کا حکم کلی پر لگانا استقراء کہلاتا ہے.....

استقراء کی دو قسمیں ہیں.....

(۱)..... استقراء تام

(۲)..... استقراء ناقص

### استقراء تام :-

استقراء تام یہ ہے کہ تمام جزئیات کے حکم سے کلی کے حکم پر استدلال کیا جائے ، استقراء تام یقین کا فائدہ دیتا ہے۔

### استقراء ناقص :-

استقراء ناقص یہ ہے کہ اکثر جزئیات کے حکم سے کلی کے حکم پر استدلال کیا

جائے..... جیسے ”کل حیوان بحرك فكه الاسفل عند المضغ“ (ہر حیوان چبانے

کے وقت نیچے کا جبر اہلاتا ہے) چونکہ حیوان کے اکثر افراد مثلاً گھوڑا، گدھا، بیل، اونٹ

وغیرہ نیچے کا جبر اہلاتے ہیں..... اس لئے ان کو دیکھ کر کلی حکم لگا دیا کہ حیوان کے سب

افراد ایسا کرتے ہیں حالانکہ یہ کوئی ضروری نہیں ہے چنانچہ مگر مجھ چبانے کے وقت اوپر کا

جبر اہلاتا ہے.....

## تمثیل کا بیان

تمثیل کا لغوی معنی :-

عزیزو..... تمثیل کا لغوی معنی ہے مثال بیان کرنا.....

تمثیل کا اصطلاحی معنی :-

اور منطقیوں کی اصطلاح میں تمثیل کا معنی ہے ایک جزئی کا حکم دوسری جزئی میں ثابت کرنا کسی مشترک علت کی وجہ سے..... یعنی ایک جزئی میں کوئی حکم کسی علت کی وجہ سے پایا جاتا ہے اور وہی علت دوسری جزئی میں بھی پائی جاتی ہے تو پہلی جزئی کا حکم دوسری جزئی میں جاری کر دیا جائے.....

مثلاً شراب ایک جزئی ہے جس کا حکم یہ ہے کہ اسکا پینا حرام ہے..... اور اسکی علت نشہ آور ہونا ہے اس کے بعد ہم نے غور کیا کہ نشہ کی یہ علت بھنگ میں بھی پائی جاتی ہے اس لئے ہم نے شراب کا حکم یعنی حرمت والا حکم بھنگ میں بھی جاری کر دیا..... اور کہا کہ یہ بھنگ بھی شراب کی طرح حرام ہے.....

اور تمثیل میں چار چیزوں کا لحاظ ہوتا ہے.....

(۱)..... وہ جزئی، جس کا حکم دوسری جزئی میں جاری کیا گیا ہے اس کو اصل اور مقبیس علیہ کہتے ہیں.....

(۲)..... وہ جزئی، جس پر اصل کا حکم جاری کیا گیا ہے اس کو مقبیس کہتے ہیں

(۳)..... وہ علت..... جو مقبیس علیہ اور مقبیس میں مشترک ہے.....



(۴)..... وہ حکم..... جس کو دوسری جزئی میں جاری کیا گیا ہے مثلاً مثال مذکور میں شراب مقیس علیہ ہے اور بھنگ مقیس ہے اور نشہ علت ہے اور حرام ہونا حکم ہے

### ﴿سوالات﴾

- (۱)..... استقراء اور تمثیل کی تعریف کریں
- (۲)..... اور ان دونوں میں جو فرق ہے اسکو واضح کریں۔
- (۳)..... استقراء کی اقسام اور ہر ایک کا حکم بیان کریں۔
- (۴)..... تمثیل میں کتنی چیزوں کا لحاظ ضروری ہے مثال سے وضاحت کریں
- (۵)..... اپنی طرف سے استقراء اور تمثیل کی کم از کم تین تین مثالیں بیان کریں

### ﴿مادہ قیاس (صناعات خمسہ) کا بیان﴾

جاننا چاہیے کہ ہر قیاس کی ایک صورت ہے اور ایک مادہ یعنی قیاس ان دونوں سے

مرکب ہوتا ہے۔

صورت قیاس :-

وہ ہیئت ہے جو مقدمات کو ترتیب دینے اور بعض مقدمات کو بعض کے پاس رکھنے سے حاصل ہوتی ہے جیسے اشکال اربعہ کے مقدمات کی ترتیب اور باہمی ساخت کی صورتیں آپ نے ماقبل میں تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں۔

مادہ قیاس :-

مادہ قیاس وہ مقدمات ہیں جن سے قیاس مرکب ہوتا ہے یعنی صغریٰ، کبریٰ جیسے ”کل انسان ناطق و کل ناطق حیوان“ کہ ان دونوں مقدموں کی ترتیب سے جو شکل اول حاصل ہوئی ہے وہ قیاس کا مادہ ہے..... اور صغریٰ کبریٰ میں سے ہر ایک مقدمہ انفرادی

طور پر قیاس کا مادہ ہے..... اب تک قیاس کا جو بیان ہوا  
..... یعنی اشکال اربعہ اور نتائج کی شرائط کا بیان وہ صورت کے اعتبار سے تھا  
..... مادہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں جن کو صناعات خمسہ کہا جاتا ہے

(۱)..... قیاس برہانی (۲)..... قیاس جدلی

(۳)..... قیاس خطابی (۴)..... قیاس شعری

(۵)..... قیاس مفسطی۔

قیاس برہانی:-

قیاس برہانی وہ قیاس ہے..... جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو یقین کا  
فائدہ دیتے ہوں خواہ وہ بدیہیات ہوں خواہ نظریات..... اس کی دو قسمیں ہیں

(۱)..... برہان لمی (۲)..... اور برہان انی

برہان لمی:-

برہان لمی کہتے ہیں..... حکم کو اس کی علت سے ثابت کرنا جیسے آگ دیکھ کر  
دھواں ثابت کرنا اس میں آگ علت ہے اس سے دھواں کو ثابت کیا جاتا ہے۔  
برہان انی:-

برہان انی کہتے ہیں..... حکم کو اسکی علامت سے ثابت کرنا جیسے دھواں دیکھ کر  
آگ کو ثابت کیا جائے اس میں دھواں آگ کے لئے علامت ہے جس کو دیکھ کر آگ کو  
ثابت کیا جاتا ہے برہان کی یہ دونوں قسمیں حد واسطہ کے اعتبار سے ہیں۔  
برہان لمی کی اقسام:-

(۱)..... اولیات (۲)..... مشاہدات

- (۳)..... مجربات (۴)..... حدیثات  
(۵)..... متواترات (۶)..... فطریات

(۱) اولیات :-

وہ قضایا ہیں کہ موضوع و محمول کے صرف ذہن میں آنے سے عقل ان کو تسلیم کر لے..... جیسے ”الکل اعظم من الجزء“ (کہ کل جزء سے بڑا ہوتا ہے) دیکھیے..... کل کا جزء سے بڑا ہونا پہلی توجہ سے ہی معلوم ہو جاتا ہے اس میں صرف موضوع و محمول اور نسبت کا تصور کرنا پڑتا ہے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

(۲) مشاہدات :-

مشاہدات وہ قضایا ہیں..... جن کی تصدیق مشاہدہ اور حواس کے ذریعے ہوتی ہے.....

مشاہدات کی دو قسمیں ہیں.....

- (۱)..... محسوسات (۲)..... وجدانیات

محسوسات :-

محسوسات وہ قضایا ہیں..... کہ حواس ظاہرہ میں سے کسی ایک سے انکی تصدیق ہوتی ہو..... جیسے ”الشمس مشرقہ“ (سورج روشن ہے) ”النار محرقة“ (آگ جلانے والی ہے)

دیکھیے..... کہ آنکھ کے ذریعے سے سورج کے روشن ہونے اور آگ کے

جلانے کا حکم لگایا گیا ہے.....

### وجدانیات :-

وجدانیات وہ قضایا ہیں..... کہ حواس باطنہ میں سے کسی ایک سے ان کی  
تصدیق ہوتی ہو..... جیسے ”نحن نعطش ونجوع“ (ہمیں بھوک اور پیاس لگتی  
ہے) اس میں باطنی حواس کے ذریعے سے حکم لگایا گیا ہے۔

### (۳) مجربات :-

مجربات وہ قضایا ہیں..... کہ کئی مرتبہ ایک بات کا مشاہدہ کر کے عقل اس میں حکم  
لگائے..... جیسے ”السقمونیا مسهل للصفرء“ (کہ جمال گھوٹہ مسہل ہے)  
گل بنفشہ زکام کیلئے مفید ہے۔

### (۴) حدسیات :-

حدسیات وہ قضایا ہیں..... جن کی دلیلوں کی طرف ذہن جائے لیکن مغری  
وکبری کو ترتیب دینے کی ضرورت نہ پڑے جیسے کسی کامل مفتی سے پوچھا جائے کہ اگر کنویں  
میں چوہا گر پڑے تو کتنے ڈول نکالے جائیں تو وہ فوراً جواب دے کہ تیس ڈول نکالنا واجب  
ہے تو یہ قضیہ کہ تیس ڈول نکالنا واجب ہے حدسی ہے کہ اس مفتی کا ذہن دلیل کی طرف گیا  
ہے لیکن مغری وکبری کو ملانے کی ضرورت نہیں پڑی۔

### (۵) متواترات :-

متواترات وہ قضایا ہیں..... جن کو نقل کرنے والے اتنے کثیر لوگ ہوں جس  
سے یقین پیدا ہو جائے اور ان کے بارے میں یہ احتمال نہ ہو کہ ان سب نے جھوٹ بولنے  
پر اتفاق کر لیا ہو گا جیسے یہ قضیہ کہ کلکتہ ایک بڑا شہر ہے اس کا یقینی ہونا ایسی خبروں سے معلوم ہوا

ہے کہ ان کو جھوٹا نہیں کہا جاسکتا۔

(۶) فطریات :-

فطریات وہ قضایا ہیں..... جن کے یقین کرنے کیلئے ایسی دلیل کی ضرورت ہو جو موضوع و محمول اور نسبت کے تصور کے ساتھ ساتھ ذہن میں آئے اور پھر ذہن سے غائب نہ ہو جیسے ”الاربعة زوج“ (چار جفت ہے) کہ اس قضیہ میں جب تمہیں اربعہ اور زوج کے مفہوم کا تصور ہو گیا تو چار کے جفت ہونے کی دلیل بھی تمہارے ذہن میں آگئی وہ یہ کہ چار کے دو برابر حصے ہوتے ہیں۔

قیاس جدلی :-

قیاس جدلی وہ قیاس ہے..... جو مقدمات مشہورہ یا کسی فریق کے تسلیم شدہ مقدمات سے بنا ہو خواہ وہ مقدمات صحیح ہوں یا غلط..... جیسے کہا جائے کہ عدل بہتر ہے ظلم بری چیز ہے..... یا جیسے مسلمان کہے کہ بتوں کی پرستش نہیں کرنی چاہئے..... یا ہندو کہے کہ گائے کو ذبح کرنا پاپ ہے اور ہر وہ کام جو پاپ ہو واجب الترتک ہے لہذا گائے کا ذبح کرنا واجب الترتک ہے..... چونکہ اس کا استعمال اکثر مناظرہ میں ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو شکست دینے کیلئے ایسے مقدمات استعمال کئے جاتے ہیں اس لئے اس کو جدلی کہتے ہیں۔

قیاس خطابی :-

قیاس خطابی وہ قیاس ہے..... جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جن کے صحیح ہونے کا گمان غالب ہو اس کا استعمال واعظوں کے وعظ میں بہت ہوتا ہے اس کے ذریعے سے دنیا اور آخرت کے کاموں میں ابھارا جاتا ہے جیسے کہا جائے کہ تجارت میں نفع ہے اور

نفع والی چیز کو اختیار کرنا چاہئے لہذا تجارت کرنی چاہئے..... یا کہا جائے کہ نماز سے اللہ پاک کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور جس کام سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو اس کو ضرور کرنا چاہئے لہذا نماز کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے۔

قیاس شعری:-

قیاس شعری وہ قیاس ہے..... جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جن کا منشاء خیال محض ہو خواہ واقع میں صادق ہوں یا کاذب ہوں..... جیسے کوئی کہے زید چاند ہے اور ہر چاند روشن ہے پس زید روشن ہے۔

قیاس سفسطی:-

قیاس سفسطی وہ قیاس ہے..... جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو محض وہی اور جھوٹے ہوں جیسے کہا جائے کہ ہر موجود شے اشارہ کے قابل ہے اور جو اشارہ کے قابل ہوتی ہے وہ جسم والی ہوتی ہے، پس ہر موجود شے جسم والی ہوتی ہے یا..... جیسے کوئی گھوڑے کی تصویر کے بارے میں کہے کہ یہ گھوڑا ہے اور ہر گھوڑا ہنہانے والا ہے پس یہ ہنہانے والا ہے

نوٹ:-

ان صناعات خمسہ میں سے معتبر صرف برہان ہے کیونکہ یہ یقینی مقدمات سے مرکب ہوتا ہے اور یقین کا فائدہ دیتا ہے، باقی اقسام یا تو صرف ظن کا فائدہ دیتی ہیں جیسے قیاس جدلی اور قیاس خطابی، یا وہ ظن کا فائدہ بھی نہیں دیتیں بلکہ خیالی اور وہی باتوں سے مرکب ہوتی ہیں، جیسے قیاس شعری اور قیاس سفسطی (مغالطہ)۔

## ضمیمہ آسان منطق

افراد کے وجود اور عدم وجود کے اعتبار سے کلی کی صورتیں۔

افراد کے وجود اور عدم وجود کے اعتبار سے کلی کی چھ صورتیں ہیں..... ہر ایک کی تعریف اور مثال ملاحظہ فرمائیں.....

(۱) ایک وہ کلی ہے..... جسکے افراد کا پایا جانا ممنوع ہو جیسے شریک باری تعالیٰ کہ یہ ایک کلی ہے اس کے افراد کا پایا جانا محال ہے اسی طرح لاشیاء، لامکن اور لاوجود (۲) دوسری وہ کلی ہے..... جس کے افراد کا پایا جانا ممکن تو ہو لیکن کوئی فرد پایا نہ جانا ہو جیسے عنقاء پرندہ یا قوت کا پہاڑ۔

(۳) تیسری وہ کلی ہے..... جس کا صرف ایک فرد پایا جائے، دوسرے افراد کا پایا جانا ممکن ہو لیکن پائے نہ جاتے ہوں جیسے سورج اور چاند۔

(۴) چوتھی وہ کلی ہے..... جس کا صرف ایک فرد پایا جائے دوسرے فرد کا پایا جانا ممنوع ہو جیسے واجب الوجود کا مفہوم کہ یہ صرف اللہ پاک کی ذات پر صادق ہے اس کے سوا کوئی دوسرا فرد نہیں پایا جاتا۔

(۵) پانچویں وہ کلی ہے..... جس کے بہت سے افراد پائے جاتے ہوں لیکن ان کی تعداد مقرر ہو جیسے سات سیارے، قمر، شمس، مریخ، زحل، مشتری، عطارد، زہرہ، وغیرہ ان کو سبغہ سیارہ کہتے ہیں۔

(۶) چھٹی وہ کلی ہے..... جس کے غیر متناہی افراد پائے جاتے ہوں لیکن ان کی تعداد شمار نہیں کی جاسکتی جیسے اللہ پاک کی معلومات۔

## خاصہ کی تعریف:-

خاصہ وہ کلی عرضی ہے..... جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو لیکن ایک حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے ”ضاحک“، انسان کا خاصہ ہے کہ انسان ہی کے افراد کے ساتھ خاص ہے دوسری حقیقت کے افراد میں نہیں پایا جاتا۔  
خاصہ کی دو قسمیں ہیں.....

(۱)..... خاصہ شاملہ (۲)..... خاصہ غیر شاملہ

## خاصہ شاملہ:-

خاصہ شاملہ وہ ہے..... جو حقیقت کے تمام افراد میں پایا جائے جیسے کاتب بالقوۃ جو انسان کے تمام افراد میں پایا جاتا ہے کیونکہ انسان کے ہر فرد میں کاتب ہونے کی صلاحیت ہے۔

## خاصہ غیر شاملہ:-

خاصہ غیر شاملہ وہ ہے..... جو حقیقت کے تمام افراد میں نہ پایا جائے جیسے کاتب بالفعل کہ یہ انسان کے بعض افراد میں پایا جاتا ہے کیونکہ انسان کا ہر فرد کاتب بالفعل نہیں.....

## عرض عام کی تعریف:-

عرض عام وہ کلی عرضی ہے..... جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو اور ایک حقیقت کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ چند مختلف حقیقتوں کے افراد پر صادق آئے..... جیسے ”ماشسی“، انسان کیلئے عرض عام ہے کیونکہ یہ انسان بقر، غنم اور فرس وغیرہ مختلف حقیقتوں کے افراد پر صادق آتا ہے۔



عرض عام کی دو قسمیں ہیں.....

(۱)..... عرض لازم (۲)..... اور عرض مفارق

عرض لازم:-

عرض لازم وہ عرض عام ہے..... جس کا ماہیت سے جدا ہونا ممتنع ہو اس کی

نہیں قسمیں ہیں.....

(۱)..... لازم ماہیت

(۲)..... لازم وجود خارجی

(۳)..... لازم وجود ذہنی

لازم ماہیت:-

لازم ماہیت وہ عرض لازم ہے..... جو ماہیت کو ہر حال میں لازم ہو خواہ

ماہیت ذہن میں پائی جائے یا خارج میں جیسے زوجیت (جفت ہونا) اربعہ کیلئے

ہر صورت میں لازم ہے خواہ اربعہ کا تصور ذہن میں ہو یا خارج میں اس کا وجود ہو۔

لازم وجود خارجی:-

لازم وجود خارجی وہ عرض لازم ہے..... جو ماہیت کو لازم ہو اس کے خارج

میں پائے جانے کے وقت جیسے جلانا آگ کو لازم ہے وجود خارجی کے وقت کہ آگ اگر

خارج میں ہوگی تو جلائیگی، لیکن اگر صرف اس کا تصور کیا جائے تو نہیں جلائیگی

لازم وجود ذہنی:-

لازم وجود ذہنی وہ عرض لازم ہے..... جو ماہیت کو ذہن میں پائے جانے کے

وقت لازم ہو جیسے کلی ہونا، انسان کو لازم ہے صرف ذہن میں پائے جانے کے وقت، خارج میں انسان کلی نہیں بلکہ کسی نہ کسی جزئی کے ضمن میں پایا جاتا ہے۔

پھر لازم کی دو قسمیں ہیں: لازم بین اور لازم غیر بین

لازم بین:-

لازم بین وہ لازم ہے..... جس کے لزوم پر دلیل کی ضرورت نہ ہو (بلکہ لازم و ملزوم دونوں کے تصور سے لزوم کا یقین ہو جائے) جیسے فردیت کا ایک کو لازم ہونا اور زوجیت کا دو کے عدد کو لازم ہونا اس پر دلیل دینے کی ضرورت نہیں۔

لازم غیر بین:-

لازم غیر بین وہ لازم ہے..... جس کے لزوم پر دلیل کی ضرورت ہو جیسے حدوث کا عالم کو لازم ہونا کہ اس پر دلیل دینے کی ضرورت ہے العالم متغیر وکل متغیر حادث عرض مفارق:-

عرض مفارق وہ عرض ہے..... جس کا ماہیت سے جدا ہونا ممکن ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں.....

(۱) سریع الزوال یعنی جلدی زائل ہو جائے جیسے شرمندگی کی سرخی، ڈر کی زردی

(۲) بطی الزوال یعنی دیر سے زائل ہو جیسے جوانی اور بڑھاپا

قضیہ حملیہ معدولہ کا بیان:-

کبھی حرف سلب قضیہ کا جزء ہوتا ہے اور کبھی جزء نہیں ہوتا اگر جزء نہ ہو تو قضیہ کو محصلہ کہتے ہیں پیچھے جتنی بھی مثالیں آپ نے پڑھی ہیں وہ سب محصلہ کی ہیں۔

اور اگر حرف سلب قضیہ کا جزء ہو تو اس قضیہ کو معدولہ کہتے ہیں۔ پس قضیہ معدولہ وہ قضیہ ہے جس میں حرف سلب، موضوع یا محمول یا دونوں کا جزء ہو۔

اقسام معدولہ

معدولہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱)..... معدولة الموضوع

(۲)..... معدولة المحمول

(۳)..... معدولة الطرفين

معدولة الموضوع:-

معدولة الموضوع "وہ قضیہ ہے..... جس میں حرف سلب موضوع کا جزء ہو..... جیسے "الاحی جماد" (اس میں "لا" جو کہ حرف سلب ہے "حی" کا جزء ہے..... اور "حی" اور "لا" دونوں مل کر قضیہ کا موضوع ہیں "لا" اپنے اصلی معنی یعنی نفی کیلئے نہیں ہے.....

معدولة المحمول:-

معدولة المحمول وہ قضیہ ہے..... جس میں حرف سلب محمول کا جزء ہو..... جیسے..... الجماد لا حی ، زید لا عالم .

معدولة الطرفين:-

معدولة الطرفين وہ قضیہ ہے..... جس میں حرف سلب، موضوع و محمول دونوں کا جزء ہو جیسے الاحی لا عالم

## ﴿موجہات کا بیان﴾

مادة القضية اور جہت کا بیان :-

قضیہ حملیہ میں محمول کی جو نسبت موضوع کی طرف ہوتی ہے اس نسبت کی واقعہ اور نفس الامر میں کوئی نہ کوئی کیفیت ضرور ہوتی ہے.....

وہ کیفیات نفس الامر چھ ہیں.....

(۱)..... کیفیت وجوبی، (۲)..... کیفیت امتناعی،

(۳)..... کیفیت ضروری، (۴)..... کیفیت دائمی،

(۵)..... کیفیت فعلی، (۶)..... کیفیت امکانی،

کیفیت وجوبی :-

کیفیت وجوبی کا مطلب یہ ہے کہ محمول کا ثبوت یا سلب واجب ہے جیسے اللہ موجود کہ اس میں وجود کا ثبوت اللہ کیلئے واجب ہے اس سے کبھی جدا نہیں ہو سکتا۔  
کیفیت امتناعی :-

کیفیت امتناعی کا مطلب یہ ہے کہ محمول کا ثبوت موضوع کیلئے محال ہے جیسے ”الکافر لا یدخل الجنة“ کہا جائے تو اس میں دخول جنت کا ثبوت محال ہے  
کیفیت ضروری :-

کیفیت ضروری کا مطلب یہ ہے کہ محمول کا ثبوت یا سلب ضروری ہے جیسے ”الانسان حیوان“ کہ حیوانیت کا ثبوت ضروری ہے۔  
کیفیت دائمی :-

کیفیت دائمی کا مطلب یہ ہے..... کہ محمول کا ثبوت یا سلب دائمی ہے اگرچہ

ضروری نہ ہو جیسے الفلک متحرك ای دائماً  
کیفیت فعلی :-

کیفیت فعلی کا مطلب یہ ہے..... کہ محمول کا ثبوت یا سلب تین زمانوں میں  
سے کسی نہ کسی زمانہ میں ہے جیسے الانسان ضاحك کہ انسان ہمیشہ نہیں ہنستا مگر کسی نہ کسی  
زمانہ میں ضرور ہنستا ہے۔

کیفیت امکانی :-

کیفیت امکانی کا مطلب یہ ہے..... کہ محمول کا ثبوت و سلب نہ ضروری ہے  
اور نہ محال ہے بعنوان دیگر نسبت امکانی یہ ہے کہ حکم کی جانب آخر ضروری نہیں ہے  
ان تمام کیفیات نفس الامریہ کو ”مادة القضية“ کہتے ہیں اور ان کیفیات پر  
دلالت کرنے والے الفاظ کو جہت قضیہ کہتے ہیں۔

پس حاصل یہ نکلا کہ مادة القضية، نسبت محمول کی کیفیت نفس الامریہ کا نام ہے یعنی  
وجوبی، امتناعی، ضروری، دائمی، فعلی اور امکانی۔

اور جہت ان کیفیات پر دلالت کرنے والے الفاظ کو کہتے ہیں مثلاً.....

”بالوجوب، بالامتناع، بالضرورة، بالدوام، بالفعل، بالامکان“

قضیہ موجدہ کی تعریف :-

موجدہ قضیہ وہ قضیہ ہے..... جس کے آخر میں جہات مذکورہ میں سے

کوئی جہت لگی ہو۔ اور اگر کوئی جہت نہ لگی ہو تو وہ قضیہ مطلقہ کہلاتا ہے۔

قضایا موجدہ کی تعداد :-

قضایا موجدہ کی تعداد بے شمار ہے لیکن جن سے بحث کی جاتی ہے وہ پندرہ ہیں ان

میں سے آٹھ بیٹے ہیں اور سات مرکبہ ہیں۔

قضیہ بیٹہ کی تعریف:-

بیٹہ قضیہ وہ قضیہ موجدہ ہے..... جس میں حکم یا تو صرف ایجاب کا ہو یا

صرف سلب کا ہو جیسے الانسان حیوان بالضرورة (موجبہ میں)

اور الانسان لیس بحجر بالضرورة (سالبہ میں) پہلے قضیے میں صرف

ایجاب کا حکم ہے اور دوسرے قضیے میں صرف سلب کا حکم ہے۔

قضیہ مرکبہ کی تعریف:-

مرکبہ قضیہ وہ قضیہ موجدہ ہے..... کہ جس میں ایجاب و سلب دونوں کا حکم ہو

۔ اس میں دو قضیے ہوتے ہیں: پہلا صراحتہ ہوتا ہے اور دوسرا اشارۃ۔

ذات موضوع اور وصف موضوع:-

ذات موضوع اور وصف موضوع..... موضوع کے افراد کو کہتے ہیں اور وصف

موضوع یا وصف عنوانی، موضوع کے مفہوم کو کہتے ہیں مثلاً الانسان حیوان بالضرورة

اس میں انسان جن افراد پر صادق آتا ہے یعنی زید، عمرو، بکر وغیرہ یہ ذات موضوع ہیں اور

انسان کا جو مفہوم ہے وہ وصف موضوع یا وصف عنوانی ہے۔

قضایا بیٹہ درج ذیل ہیں

- (۱) ..... ضروریہ مطلقہ  
 (۲) ..... دائمہ مطلقہ  
 (۳) ..... مشروطہ عامہ  
 (۴) ..... عرفیہ عامہ  
 (۵) ..... وقتیہ مطلقہ  
 (۶) ..... منتشرہ مطلقہ  
 (۷) ..... مطلقہ عامہ  
 (۸) ..... ممکنہ عامہ

ضروریہ مطلقہ :-

ضروریہ مطلقہ یہ وہ قضیہ ہے ..... کہ جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب  
 ضروری ہے جب تک کہ ذات موضوع موجود ہے جیسے الانسان حیوان بالضرورة  
 ..... اور ”الانسان ليس بحجر بالضرورة“

دائمہ مطلقہ :-

یہ وہ قضیہ ہے کہ جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب دائمی ہے جب تک کہ  
 ذات موضوع موجود ہو ..... جیسے کل فلك متحرك بالدوام ولا شی من  
 الفلك بساكن بالدوام۔

مشروطہ عامہ :-

یہ وہ قضیہ ہے کہ جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب ضروری ہے جبکہ ذات  
 موضوع متصف ہے وصف عنوانی کیساتھ، جیسے کل كاتب متحرك الاصابع  
 بالضرورة مادام كاتباً، ولا شی من النائم بمستيقظ بالضرورة مادام نائماً

عرفیہ عامہ:-

یہ وہ قضیہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب دائمی ہے جب تک کہ  
ذات موضوع متصف ہو و وصف عنوانی کے ساتھ جیسے کل کتاب متحرك الا  
صابع بالدوام مادام کتابها ولا شی من النائم بمستيقظ بالدوام مادام نائما .

وقتیہ مطلقہ:-

یہ وہ قضیہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب ضروری ہے ذات موضوع کے  
وقت معین میں جیسے کل قمر منخفض بالضرورة وقت حيلولة الارض بينه وبين  
الشمس ولا شی من القمر بمنخفض بالضرورة وقت التربع

منتشرہ مطلقہ:-

یہ وہ قضیہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت یا سلب ضروری ہے ذات موضوع  
کے وقت غیر معین میں جیسے کل حیوان متنفس بالضرورة وقتا ما ولا شی من  
الحجر بمتنفس بالضرورة وقتا ما

مطلقہ عامہ:-

یہ وہ قضیہ ہے جس میں محمول کے ثبوت یا سلب کا حکم ہو کسی ایک زمانے میں  
جیسے کل انسان ضاحك بالفعل ولا شی من الانسان بضاحك بالفعل .

ممکنہ عامہ:-

یہ وہ قضیہ ہے جس میں حکم کی جانب مخالف کی ضرورت کے سلب کا حکم ہو یعنی یہ بتایا  
جائے کہ حکم کی جانب مخالف ضروری نہیں جیسے کل نار حارة بالامكان العام



اس میں آگ کے جار ہونے کا حکم ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس کی جانب مخالف یعنی ٹھنڈا ہونا ضروری نہیں اسی طرح لاشی من النار بیارد بالامکان العام اس میں سلب برورت کا حکم ہے بتایا گیا ہے کہ اس کی جانب مخالف یعنی ٹھنڈا ہونا ضروری نہیں۔

### ﴿ مرکبات کا بیان ﴾

مرکہ کی تعریف :-

مرکہ وہ قضیہ ہے..... جس کی حقیقت ایجاب اور سلب سے مرکب ہو۔ قضیہ کے موجبہ اور سالبہ ہونے میں پہلے جز کا اعتبار ہوتا ہے، اور قضیہ مرکبہ وہ سیطہ قضیہ ہی ہوتا ہے جس کیساتھ ”لا دوام ذاتی“ یا ”لا ضرورۃ ذاتی“ کی قید لگی ہوتی ہے، ”لا دائمہ“ سے مطلقہ عامہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور ”لا ضرورۃ“ سے ممکنہ عامہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے

مرکبات کی تعداد :-

مرکبات کی کل سات (۷) قسمیں ہیں جو درجہ ذیل ہیں.....

۱..... مشروطہ خاصہ ۲..... عرفیہ خاصہ

۳..... وجودیہ لا ضروریہ ۴..... وجودیہ لا دائمہ

۵..... وقتیہ ۶..... منتشرہ

۷..... ممکنہ خاصہ

۱..... مشروطہ خاصہ :-

مشروطہ خاصہ، یہ مشروطہ عامہ ہے..... جو لا دوام ذاتی کی قید سے مقید ہو۔ پس اسکی

ترکیب مشروطہ عامہ اور مطلقہ عامہ سے ہوگی، جیسے ”بالضرورۃ کل کاتب متحرك الا

صابع مادام کاتب لا دائما یعنی لاشیء من الکاتب بمتحرك الاصابع بالفعل.

✽ سالبہ کی مثال :-

بالضرورۃ لاشیء من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتب لا دائما

یعنی کل کاتب ساکن الاصابع بالفعل .

۲.....عرفیہ خاصہ :-

عرفیہ خاصہ، یہ عرفیہ عامہ ہے..... جس میں لا دوام ذاتی کی قید ہو جیسے

بالدوام کل کاتب متحرك الاصابع مادام کاتب لا دائما یعنی لاشیء من الکاتب

بساکن الاصابع بالفعل .

✽ سالبہ کی مثال :-

بالدوام لاشیء من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتب لا دائما

یعنی کل کاتب متحرك الاصابع بالفعل .

۳.....وجودیہ لا ضروریہ :-

وجودیہ لا ضروریہ، یہ مطلقہ عامہ ہے..... جس میں لا ضروریہ ذاتی کی قید ہو جیسے

کل انسان کاتب بالفعل لا بالضرورۃ یعنی لاشیء من الانسان بکاتب بالامکان

العام.

✽ سالبہ کی مثال :-

لا شیء من الانسان بکاتب بالفعل لا بالضرورۃ یعنی کل انسان

کاتب بالامکان العام

۴.....وجودیہ لا دائمہ :-

وجودیہ لا دائمہ، یہ مطلقہ عامہ ہے..... جو لا دوام ذاتی کی قید کے ساتھ مقید ہو اس کی ترکیب دو مطلقہ عامہ سے ہوتی ہے اسکی مثال بھی وہی ہے جو وجودیہ لا ضروریہ کی ہے البتہ اس میں لا بالضرورۃ کی بجائے لا بالدوام کی قید لگائی جائیگی۔  
 ❖ موجبہ کی مثال :-

جیسے کل انسان ضاحک بالفعل لا دائما یعنی لا شئی من الانسان بضاحک بالامکان العام.  
 ❖ سالبہ کی مثال :-

لا شئی من الانسان بضاحک بالفعل لا دائما یعنی کل انسان ضاحک بالامکان العام.  
 ۵.....وقتیہ :-

وقتیہ، یہ وقتیہ مطلقہ ہے..... جس میں لا دوام ذاتی کی قید ہو اسکی ترکیب وقتیہ مطلقہ اور مطلقہ عامہ سے ہوتی ہے جیسے بالضرورۃ کل قمر منخسف وقت حیلولة الارض بینہ و بین الشمس لا دائما یعنی لا شئی من القمر بمنخسف وقت التربیع بالفعل.....

❖ سالبہ کی مثال :-

لا شئی من القمر بمنخسف وقت التربیع لا دائما یعنی کل قمر منخسف وقت حیلولة الارض بینہ و بین الشمس بالفعل.

۶.....منتشرہ :-

منتشرہ، یہ وہ منتشرہ مطلقہ ہے..... جو لا دوام ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے

بالضرورة كل انسان محتلف في وقت ما لا دائما يعني لا شيء من الانسان محتلف في وقت ما بالفعل .

● سالبہ کی مثال :-

بالضرورة لا شيء من الانسان محتلف في وقت ما لا دائما يعني كل انسان متلف في وقت ما بالفعل  
 ے..... ممکنہ خاصہ :-

ممکنہ خاصہ، یہ وہ قضیہ ہے..... جس میں حکم کی جانب وجود اور جانب عدم دونوں سے ضرورت کے سلب کا حکم لگایا گیا ہو۔ یعنی کہ حکم کی نہ جانب وجود ضروری ہے، اور نہ ہی جانب عدم ضروری ہے بلکہ دونوں ممکن ہیں اس کی ترکیب دو ممکنہ عامہ سے ہوتی ہے جن میں سے ایک موجبہ اور دوسرا سالبہ ہوتا ہے.....

ہاں لفظاً اس طرح فرق کیا جاسکتا ہے کہ اگر اسے ایجاب کے طور پر تعبیر کیا گیا ہے تو پہلا قضیہ ممکنہ عامہ موجبہ اور دوسرا قضیہ ممکنہ عامہ سالبہ نکالا جائے گا پورے قضیے کا نام ممکنہ خاصہ موجبہ رکھا جائے گا اور اگر اسے سلب کے طور پر تعبیر کیا گیا ہے تو پہلا قضیہ ممکنہ عامہ سالبہ اور دوسرا قضیہ ممکنہ عامہ موجبہ نکالا جائے گا اور پورے قضیے کا نام ممکنہ خاصہ سالبہ رکھا جائے گا مثلاً بالامكان الخاص كل انسان ضاحك..... یعنی انسان کیلئے نہ ہنسنا ضروری ہے اور نہ ہی نہ ہنسنا ضروری ہے بلکہ دونوں ممکن ہیں یہ اگرچہ ممکنہ خاصہ موجبہ ہے اور ایک ہی قضیہ ہے دوسرے قضیے کی طرف کسی لفظ سے کوئی اشارہ نہیں لیکن چونکہ ممکنہ خاصہ دو ممکنہ عامہ سے مرکب ہوتا ہے لہذا یہاں بھی دو ممکنہ عامہ نکالے جائیں گے..... پہلا موجبہ اور دوسرا سالبہ.....

موجبہ کی مثال :-

جیسے ..... کل انسان ضاحک بالامکان العام ولاشی من  
الانسان بضاحک بالامکان العام .

سالبہ کی مثال :-

اب سالبہ کی مثال سنئے ..... جیسے بالامکان الخاص لا شئی من  
الانسان بضاحک ..... اس کا معنی بھی وہی ہوگا جو موجبہ میں بیان کیا گیا چونکہ یہ  
سالبہ کی مثال ہے .....

لہذا یہاں پہلا قضیہ ممکنہ عامہ سالبہ اور دوسرا قضیہ ممکنہ عام موجبہ نکالا جائے گا  
..... لا شئی من الانسان بضاحک بالامکان العام وکل انسان ضاحک  
بالامکان العام .

..... تمت بالخیر .....

# رہنمائے خواتین

- عورت کی بہترین صفات
- عورت کی بدترین صفات
- عورت شوہر کے حقوق کی ادائیگی کیسے کرے
- عورت پر شوہر کے کیا حقوق ہیں
- عورت کے غسل کے احکام
- حیض اور نفاس کے احکام
- طلاق، طالعہ، اور عدت کے احکام
- قلم و تعلیم کب تک جائز ہے
- بالوں، مہندی، پینٹ، شرٹ اور ساڑھی کے احکام
- نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے شرعی احکام
- عورت اور امور خانہ داری
- باغیانہ عورت کی سزا
- جائز اور ناجائز فیشن
- پردہ کے احکام عورتوں سے حلق و خائف
- اور ہر ایسی چیز جو عورت کی زندگی سے قطع رکھتی ہے

تالیف

مولانا مفتی شکیل احمد نقشبندی

فاضل دارالعلوم کراچی

مکتبہ عیشہ کامیاب

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0300-6175026-0333-1450412





مکتبہ اشرف

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0333-1450412-0300-6175026